

اولین و علامہ پیشین کہ جنکی اکثر باب لیاقت و اصحاب خیرت
 و فرائض کو ضرورت ہوا کرتی ہے اگر کتب معتبرہ سے علی
 سبیل الاختصار انتخاب کر کے ہدیہ ناظرین کیا جائے تو حویلی
 انتہاء خاص و رفقاء عام ہوگا۔ اور یہ بھی خیال میں تھا کہ کوئی
 ایسا نام رکھا جاوے کہ اسم سے حال مستثنیٰ بہ تامل متبادر ہو
 الحمد للہ واللہ کہ بنیادیت ایزدی بہت قلیل زمانے میں گوہر
 مقصود ہاتھ آیا یعنی انارکتب بینی میں مضامین مرکوز و خاطر
 کتب مندرجہ ذیل سے انتخاب کر کے یکجا کر دیا۔

پہلے اپنے اس دو مہینے کے رفیق کو بنام **کتاب التواضع**
 موسوم کر کے مہجور الوصال ہوا۔ اس نتیجہ عرق ریزی کا نام
 باعتبار سنہ تالیف **تاریخ اولین** ہے۔

ناظرین !!۔ اگر آپ کسی جگہ غلطی یا بھول چوک یا دین اصلاح فرمادیں یا دامن غلو

ماخذ کتاب ہذا

- | |
|--|
| <p>(۱) تاریخ الخلفاء - از امام جمال الدین سیوطیؒ۔</p> <p>(۲) مسامرات الابرار - از حضرت محی الدین بن العربی</p> <p>(۳) تزیینۃ المجالس - از شیخ عبدالرحمن شافعی۔</p> <p>(۴) بدائع زہور۔</p> <p>(۵) کشف الظنون عن اسامی الکتاب والفنون</p> <p>از ملا کاتب چلبی۔</p> |
|--|

آغاز مقصود

جاننا چاہئے کہ حضرت محی الدین بن العربی نے مسامرات
 میں لکھا ہے کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم آدم کے ^{۵۵۷۵} پانچ ہزار پانچ سو پچتر سال کے
 بعد پیدا ہوئے۔

کتابی نے اس کلام کی تفصیل یوں بیان کی ہے کہ آدم
کے بارہ سو برس بعد نوح پیدا ہوئے

نوح علیہ السلام کے گیارہ سو برس بعد ابراہیم پیدا ہوئے

ابراہیم علیہ السلام کے پانچ سو کچھتر برس بعد موسیٰ پیدا ہوئے

موسیٰ علیہ السلام کے گیارہ سو اڑنسی برس بعد داؤد پیدا ہوئے

داؤد علیہ السلام کے تیرہ سو پینسٹھ برس بعد عیسیٰ پیدا ہوئے

عیسیٰ علیہ السلام کے چھ سو برس بعد جناب خاتم النبیین

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

واقوری نے کہا کہ آدم علیہ السلام کے دنیا میں تسع

لانی کے چار ہزار چھ سو برس بعد پیدائش محمد ابن عبد اللہ

ابن عبد المطلب کی ہوئی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

محمد ابن اسحاق نے کہا کہ بعد نزول آدم علیہ السلام کے

۵۴۳۴
 پانچ ہزار چار سو چوبیس برس بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 پیدا ہوئے

۵۶۰۰
 و سہ ہزار چوبیس برس بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

۱۲۰۰
 محمد ابن اسحاق نے کہا کہ آدم کے بارہ سو برس کے بعد
 نوح پیدا ہوئے۔

۱۱۴۲
 نوح کے گیارہ سو بیالیس برس بعد ابراہیم پیدا ہوئے۔

۵۷۵
 ابراہیم کے پانچ سو پچتر برس بعد موسیٰ پیدا ہوئے۔

۵۴۹
 موسیٰ کے پانچ سو اوتتر برس بعد داؤد پیدا ہوئے۔

۱۳۴۵
 داؤد کے تیرہ سو پینسٹھ برس بعد عیسیٰ پیدا ہوئے۔

۶۰۰
 عیسیٰ کے چھ سو برس احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم پیدا ہوئے۔

فارس کے موسیٰ کی تاریخ میں ہے کہ بعد نزول آدم کے
 چار ہزار اکیسویں سال ^{۴۱۸۲} برس ^{۱۹} سالہ ادریس یوم کے بعد احمد
 مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی۔

اصحابِ رحمان کی تاریخ میں ہے کہ طوفانِ نوح کے
 تین ہزار سات سو پچیس برس ^{۳۶۲۵} فارسی اور تین سو اونچاس
 دنوں کے بعد ہجرت واقع ہوئی۔

تاریخِ یہود میں ہے کہ چار ہزار چھ سو بیالیس سال ^{۴۶۲۲} طوفان
 کے بعد ہجرت واقع ہوئی۔

تاریخِ نصارا کے یونان میں ہے کہ بائیس ہزار سات ^{۵۶۶۲}
 سو بتر سال اور چند مہینے طوفان کے بعد ہجرت واقع
 ہوئی۔

۵۔ یہ لوگ صاحبِ ایمان نہ تھے۔

۵۴۳۴
پانچہزار چار سو چوبیس برس بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے

۵۶۰۰
وہاب ابن منبہ نے کہا کہ نزول کے پانچہزار چھ سو برس کے
بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

۱۲۰۰
محمد ابن اسحاق نے کہا کہ آدم کے بارہ سو برس کے بعد
نوح پیدا ہوئے۔

۱۱۴۲
نوح کے گیارہ سو بیالیس برس بعد ابراہیم پیدا ہوئے۔

۵۷۵
ابراہیم کے پانچ سو پچتر برس بعد موسیٰ پیدا ہوئے۔

۵۶۹
موسیٰ کے پانچ سو اڑتتر برس بعد داؤد پیدا ہوئے۔

۱۳۶۵
داؤد کے تیرہ سو پینسٹھ برس بعد عیسیٰ پیدا ہوئے۔

۶۰۰
عیسیٰ کے چھ سو برس احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

فارس کے مجوسیوں کی تاریخ میں ہے کہ بعد نزول آدم کے
 چار ہزار ایک سو پانچاویں برس ^{۲۱۸۲} دس ماہ اور تیس یوم کے بعد احمد
 مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی۔

اصحابِ رحمان کی تاریخ میں ہے کہ طوفانِ نوح کے
 تین ہزار سات سو پچیس برس ^{۳۷۲۵} فارسی اور تین سو اونچاس
 دنوں کے بعد ہجرت واقع ہوئی۔

تاریخِ یہود میں ہے کہ چار ہزار چھ سو بیالیس سال ^{۴۶۲۲} طوفان
 کے بعد ہجرت واقع ہوئی۔

تاریخِ افسار سے یونان میں ہے کہ پانچ ہزار سات ^{۵۷۷۲}
 سو بتر سال اور چند مہینے طوفان کے بعد ہجرت واقع
 ہوئی۔

۵۔ یہ لوگ صاحبِ ایمان نہ تھے۔

انبیاء علیہم السلام کے مختصر حالات

از آدم تا بہ ہجرت

مورخون نے ذکر کیا ہے کہ عمر آدم علیہ السلام کی ایک ہزار سال کی تھی۔

بعضوں نے کہا کہ نو سو بیس سال کی تھی۔

اور بعضوں نے کہا کہ آٹھ سو سال کی تھی۔

بہر اہم زیہورین ہے کہ ثعلبی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے

جب خمیر آدم علیہ السلام کا تیار کیا تو چالیس سال تک اُس پر

بارش ہموم و غموم کی برسائی۔ پھر اُس پر ایک سال تک

سرور و فرج کی بارش برسائی۔ اسی لیے غم زیادہ ہوا کرتا

ہے فرج سے اور حزن زیادہ ہوا کرتا ہے سرور سے۔

فرہیب ابن منبہ نے کہا کہ پہلے جسے افشار سلام
 کیا وہ آدم ہین۔ مابین آدم و حوا علیہما السلام کے
 پانچ سو سال تک جدائی تھی۔

ثبیت علیہ السلام

ثبیت ابن آدم کی عمر سات سو بارہ سال کی تھی۔
 ثبیت کے معنی عبد اللہ کے ہین اور یہ لفظ سریانی ہے
 ہابیل کے قتل کے ایک سو برس بعد ثبیت علیہ السلام
 پیدا ہوئے۔

جس وقت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا اس وقت ثبیت علیہ
 السلام چار سو سال کے تھے۔

بدائع زہورین ہے کہ ثبیت علیہ السلام نو سو
 سال زندہ تھے۔

انوش ابن شیش کی عمر سات سو پینسٹھ سال کی تھی۔

فینان ابن انوش کی عمر سات سو میں سال کی تھی۔
 فینان نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا جسکا نام عطنوک

تھا اسی سے مھلائیل پیدا ہوئے۔ ۱۲۔

مھلائیل ابن فینان کی عمر آٹھ سو پچانوے سال

کی تھی۔ ۱۳۔

ہرو ابن مھلائیل کی عمر نو سو باسٹھ سال کی تھی۔

برد ہی کے زمانے میں بت بنائے گئے۔ ۱۴۔

اور لیس پچھتر

اور لیس ابن برد تین سو پچاس سال دنیا میں رکھ کر آسمان
 پر گئے

اور لیس کے باپ (ہرو) بعد اور لیس کے آسمان پر جانے

کے چار سو پینتیس سال زندہ تھے۔

بعضوں نے کہا کہ جبوقت ادریس علیہ السلام آسمان پر
گئے اُسوقت وہ چار سو پینسٹھ سال کے تھے۔

وسیب ابن مُنبہ نے کہا کہ ادریس علیہ السلام جب آسمان
پر گئے اُسوقت وہ تین سو پینسٹھ سال کے تھے۔ ۱۲

متوشلح ابن ادریس نو سو بیاسی سال زندہ تھے۔ ۱۲

حضرت نوح علیہ السلام

پیدائش نوح علیہ السلام کی بعد وفات آدم علیہ السلام کے
آٹھ سو چھتیس سال کے ہوئی۔

نوح علیہ السلام جبوقت پینہر ہوئے۔ اُسوقت اُنکی عمر چار سو
اسی سال کی تھی۔ اور جبوقت کشتی پر سوار ہوئے اُسوقت

اُنکی عمر چھ سو سال کی تھی۔ اور بعد طوفان کے تین

سو پچاس برس زندہ تھے۔

بعضوں نے کہا کہ جب پیغمبرؐ سے اُس وقت پچاس سال کے تھے۔

کسائی نے کہا کہ جب نوح علیہ السلام نے کشتی بنانے کا ارادہ کیا تو پروردگار نے اُنکے پاس وحی بھیجی۔

کہ عوج بن عنق سے کہو کہ تمہارے لیے وہ لکڑی لاوے۔ عوج بن عنق نے تمام لکڑیاں ایک بار کوفہ

سے حیرہ تک لا کر بھونچا دیں۔ حیرہ ایک گاؤں بغداد کے قریب ہے۔ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ کشتی نوح ۴۰

کی ایک ہزار گز لمبی اور چھ سو گز چوڑی اور تین سو گز بلند تھی

روایت ہے کہ چالیس برس تک نوح علیہ السلام کشتی بنائیں مصروف تھے۔ اور کشتی میں حضرت

نوح علیہ السلام کے ہمراہ چالیس مرد اور چالیس عورتیں
 تھیں۔ اور پہلے طبقہ میں آدمیوں کو اور دوسرے میں
 جانوروں کو رکھا تھا۔

سب کے بعد کشتی میں گدھا داخل ہوا۔

نوح ؑ نے آدم و حوا علیہما السلام کے نش کو
 بھی ایک تابوت میں رکھ کر کشتی میں اپنے ہمراہ لے
 لیا تھا۔

جس وقت اُن کا انتقال ہوا اس وقت عمر اُن کی ایک
 ہزار سال کی تھی۔

قرآن شریف میں ہے کہ نوح ؑ اپنی قوم میں نو سو
 پچاس سال رہے

اور کشتی نوح ؑ کی پانی پر ایک سو پچاس روز تک تھی۔

اور سام بد نوح کے چھ سو سال تک زندہ تھے

صالح علیہ السلام کا نسب



صالح بن عبید بن اسف بن ماسح بن عبید بن حازر

ابن ثمود بن جاذ بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام

یہ موافق فرمانے محی الدین بن العربی کے ہے۔

صالح علیہ السلام کا جس وقت انتقال ہوا اس وقت عمر انکی

اٹھاون سال کی تھی۔

ترجمہ نے ذکر کیا کہ صالح علیہ السلام دو سو اسی سال

زندہ تھے۔

ذکر ہو و پیغمبر علیہ السلام

بدائع زہور میں ہے کہ ایک شخص حضرت علیؑ کے پاس

ایا۔ آپ نے اوس سے پوچھا کہ تم کس ملک کے رہنے
 والے ہو۔ اسنے کہا میں حضرت کا رہنے والا ہوں۔
 جو میں کے قریب ہے۔ آپ نے اوس سے پوچھا کہ ہود
 کی قبر کا حال بھی جانتے ہو۔ اوسنے کہا۔ ہاں عہد جوانی
 میں اپنے دوستوں کے ہمراہ میں سیر کرتا ہوا ایک اونچے
 بھاڑ کے پاس جا پہنچا۔ ایک غار نظر آئی اس میں ہلوگ
 داخل ہوئے اوس غار میں ایک سو نکا تخت تھا جس پر
 ایک مردہ لیٹا ہوا کہ جس کا کفن بالکل بوسیدہ تھا۔
 بتا ملینے دیکھا تو اس شخص کی بڑی بڑی اکھیں تھیں۔
 اور دونوں ابرو ملے ہوئے اور دونوں رخسار سے
 بھت صاف اور دونوں لب باریک اور لمبی واڑھی تھی۔
 اور اوس شخص کے سر کے نیچے ایک سفید پتھر رکھا تھا۔

اور اوس پیغمبر پر بھی عربی عبارت لکھی تھی۔
 هَذَا هُوَ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعَثَ إِلَى قَوْمِ عَادٍ
 فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِالرَّيْحِ الْعَقِيمِ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ
 أَحَدًا۔

ابراہیم علیہ السلام کا نسب

ابراہیم بن تارخ (آزر) بن ناخور بن ساروغ بن رغو بن
 قلع بن عابر (ہود) بن شالخ بن ارفخشذ بن سام۔
 جسوقت نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا اسوقت
 ابراہیم علیہ السلام کی عمر تیس سال کی تھی۔ اور قبل
 آگ میں ڈالنے کے ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے
 تیرہ سال تک قید رکھا تھا۔
 جسوقت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا اسوقت

عمر انکی ایک سو پچتر سال کی تھی۔
 جبوقت حضرت سارہ کا انتقال ہوا اسوقت عمر انکی
 ایک سو اٹیس سال کی تھی۔

نسب اسمعیل پیمبر

اسمعیل ابن ابراہیم ابن آذر۔
 عمر اسمعیل علیہ السلام کی ایک سو پینیس سال کی تھی۔
 اور قبر انکی حطیم میں ہے۔

عمر اسحق پیمبر

اسحق ابن ابراہیم علیہ السلام ایک سو اسی سال زندہ

یعقوب پیمبر

یعقوب ابن اسحق ابن ابراہیم علیہم السلام ایک سو پینالیس
 سال زندہ تھے۔ مورخین نے ذکر کیا ہے کہ تمام

انبیاء یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے تھے۔ مگر گیارہ
 نبی کہ نام انکے یہ ہیں نوح۔ ہود۔ صالح۔ لوط۔ ایوب۔
 شعیب۔ ابراہیم۔ اسمعیل۔ اسحق۔ عیسیٰ۔ محمد۔
 صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین۔

یوسفؑ

یوسف ابن یعقوب ابن اسحق ابن ابراہیم علیہم السلام
 یوسف علیہ السلام تین روز تک کوئے میں تھے اُن پر جالیں
 عورتیں فرشتہ ہو گئی تھیں۔ جنہیں سے نو عورتیں بسبب
 عشق کے ہلاک ہوئیں۔ یوسف چھ برس قید خانہ میں تھے
 زلیخا جالیں سال تک بعد نکاح کے یوسفؑ سے ہم صحبت
 تھیں اور انکے دو لڑکے حضرت یوسفؑ سے ہوئے
 جنکا نام افرایم و منشا تھا۔

بعضوں نے افراسیم بزیادت شین منقولہ لکھا ہے
 عمر حضرت یوسف علیہ السلام کی ایک سو دس سال کی تھی۔
 جس وقت اُنکے بھائیوں نے اُنہیں بیچا تھا اس وقت عمر
 اُنکی سترہ سال کی تھی۔ اور وہ اپنے باپ حضرت
 یعقوب سے چوبیس سال جدا تھے۔ اور سلمان
 فارسی نے کہا کہ مدت فراق چالیس سال تھی۔ اور
 فرمایا حسن نے کہ اسی سال تھی۔ اور کہا محمد ابن اسحق
 نے کہ اٹھارہ سال تھی۔

نسب حضرت ایوبؑ کا

ایوب ابن مصوع ابن راح ابن عیص ابن اسحق ابن ابراہیم
 علیہم السلام۔ یہ ترتیب نسب کی موافق قول وہب ابن
 منبہ کے ہے۔

اور بعضوں نے اُنکے نسب شریف کو اسطر جبر ذکر کیا ہے۔

ایوب ابن عوص ابن رعویل ابن عیص ابن اسحق
ابن ابراہیم علیہ السلام۔

اونکی بی بی کے نام میں اختلاف ہے۔ بعضوں

نے کہا کہ وہ الیازبت یعقوب ابن اسحق ہیں۔

اور بعضوں نے کہا کہ نام اُنکا رحمتہ بنت افراسیم ابن

یوسف ابن یعقوب ابن اسحق ہے۔

سدری نے کہا کہ نام اُنکا رحمتہ ہے۔

اور ایوب علیہ السلام کی ماں لوط علیہ السلام کی بیٹی

تھیں۔

بدائع زہورین ہے کہ ایوب علیہ السلام کے پانچ بیٹے

حومیل و مقیل و رشید و رشید و بشیر تھے۔

وہب ابن منبہ نے کہا کہ ایوب علیہ السلام تین سال تک بیمار تھے اور بدائع میں ہے کہ سات سال بیمار تھے۔ قحط ابن جریر طبری نے کہا کہ ایوب علیہ السلام تیراویس سال زندہ تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ دوسو سال تک زندہ تھے۔ بدائع میں ہے کہ تھتر سال زندہ تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ ایک سو سال زندہ تھے۔

نسب شعیب کا

شعیب ابن صفوان ابن غابر ثابت ابن مدین ابن ابراہیم ابن اسحق نے یون روایت کی ہے کہ شعیب ابن یساکیل مدین کی اولاد سے ہیں۔

مورخون نے کہا کہ نام شعیب برکاترون تھا۔ اور دای

انہی لوگوں علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ
وفات حضرت ثویب کی مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ اور وہ نابینا
تھے۔ مگر تورا و عمر کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ کتنے دنوں زندہ
تھے۔

نسب حضرت خضر کا

خضر ابن بلکان ابن قالم ابن عابر ابن شالح ابن ارفخشذ
ابن سام۔ طبری نے کہا کہ نام انکا خضر تھا۔ اور بعضوں
نے کہا کہ نام انکا بلیار تھا۔ اور وہب نے کہا کہ نام
انکا اوریار ابن حلقیار تھا اور ہارون کے خاندان سے
تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ نام انکا خضر بن تھا۔
محمد ابن اسحق نے کہا کہ خضر بنی یثرب علیہ السلام کے
بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔

انکی نبوت میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔

بدائع زہور میں ہے کہ سدی نے کہا کہ علماء نے
خضرؑ کے نسب میں اختلاف کیا ہے۔

ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ شالح ابن ارفخشذ ابن سام
ابن نوحؑ کی اولاد سے ہیں۔ اور ابن اسحقؑ نے کہا کہ وہ

عیص ابن اسحقؑ ابن ابراہیمؑ کی اولاد سے ہیں۔ اور
نقاشؑ نے کہا کہ وہ فرعونؑ کے بیٹے ہیں۔ لیکن

طبریؑ نے اس قول کو باطل کیا ہے۔ اور بعضوں

نے کہا کہ خضرؑ ہی المسیح (الیاسؑ کے دوست) ہیں

اور یہ قول مرجوح ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ خضرؑ کا نام

ارمیاہؑ ہے اور یہ قول مرجوح ہے۔ اور استاد حافظ

ابو القاسم عبداللہ ابن الحسن شافعیؒ نے کتاب التعلیف

میں کہ اگر حضرت عماریل بادشاہ کے لڑکے ہیں۔ اور عماریل
 عیص ابن اسحق کی اولاد سے تھے۔ شیخ ابوبکر ابن
 العربی نے کہا کہ حضرت نے ایک سو سال کے ہو کر
 انتقال کیا۔ ابن اسحق اور ابوبکر بن ابی الدنیا نے
 کتاب الہوائف میں روایت کی ہے کہ حسیک مفہوم یہ ہے
 کہ حضرت زائدہ و جمال تک زندہ رہیں گے۔
 وہب ابن منبہ نے کہا کہ نام حضرت کا ایلیار اور کنیت
 انکی ابوالعباس ہے۔ شیخ ابوبکر ابن العربی نے کہا کہ
 حضرت نے اکیس سو سال زندہ رہ کر انتقال فرمایا۔ بخاری اور
 اہل حدیث کا یہی اس کلام پر اتفاق ہے۔

جمہور علماؤن کی یہ رائے ہے کہ وہ نبی تھے اور لیکن
 علماؤن کی یہ رائے ہے کہ وہ نبی اور رسول دونوں

اور پیرو می نازل ہوتی تھی اور چند علماؤں کی یہ رائے ہے کہ وہ مرد صالح تھے لیکن نبی نہ تھے۔ صحیح قول یہ ہے کہ وہ نبی تھے اور رسول نہ تھے۔ اسی قول کو علماؤں نے ترجیح دی ہے۔ عمرو ابن دینار نے فرمایا کہ خضر اور الیاس جب تک کہ دنیا میں قرآن شریف موجود رہے گا اس وقت تک زندہ رہیں گے۔

ابن عباس نے فرمایا کہ خضر اور الیاس ہر سال عرفات میں ملتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کا سر مونڈتے ہیں اور بال کو ساتھ اپنے لیجاتے ہیں۔

مسامرات میں ہے کہ خضر آب حیات سے انہوں نے کچھ پانی لا علی بن پی لیا تھا لہذا وہ اب تک زندہ ہیں۔ یہ روایت صاحب کتاب اخبار الزمان نے طبری سے کی ہے

نسب موسیٰ و ہارون کا

موسیٰ اور ہارون علیہما السلام دونوں عینی (حقیقی) بہائی تھے۔ باپ اون دونوں صاحبون کے عمران ابن یصر

ابن فاریث ابن لاوے ابن یعقوب ابن اسحق ابن ابراہیم

ہیں۔ اور انکی مان کا نام لوحا بنت ہانہ ابن لاوے ابن

یعقوب ہے۔ لعوضون نے کہا کہ نام انکی مان کا لوحا ندی

ابن اسحق نے کہا کہ نام انکا یحییٰ ہے۔

اور لعوضون نے کہا کہ نام انکا لوحا بنت حاند ہے۔

جب وقت موسیٰ علیہ السلام نے قبلی کو مارا تھا اس وقت

انکی عمر اکتالیس سال کی تھی۔ اور وہ مدین میں اوتالیس

سال تھے۔

اونکی شادی ہوئی صفور بنت شعیب سے اور انہوں نے

گیارہ ماہ تک دعوت اسلام کی فرمائی۔
 ہارون علیہ السلام کی عمر ایک سو سترو سال کی تھی۔
 موسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی۔
 موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع ابن نون خلیفہ ہوئے۔
 ابن اسحق نے کہا کہ نبوت موسیٰ علیہ السلام کی اونکی چٹا
 ہی بین یوشع ابن نون کو دی گئی۔

نسب یوشع ابن نون فتنی موسیٰ کا

یوشع ابن نون ابن افراسیم ابن یوسف ابن یعقوب ابن اسحق
 ابن ابراہیم۔
 یوشع علیہ السلام نے بعد موسیٰ کے جہاد کرنا شروع کیا۔
 پروردگار نے اُن کے ہاتھ تیس شہر و نکوفتج کرایا۔ اور
 اوہون نے تیس بادشاہوں کو قتل کیا۔

عمر انکی اکیسودس سال کی تھی۔ اور وہ اٹھائیس سال
 بنی اسرائیل کی درشنگی میں مصروف تھے اور انہوں نے
 اپنا خلیفہ ایک مرد صالح کو بنایا۔ جسکا نام غالب ابن یوقنا
 تھا۔

ذکر حزقیل علیہ السلام کا

طبری نے ذکر کیا کہ مورخوں نے اس میں اختلاف نہیں
 کیا کہ بعد یوشع کے انکا خلیفہ غالب ابن یوقنا تھا۔ بعد ان
 کے حزقیل ابن یوقنا خلیفہ ہوئے

نسب حضرت الیاس کا

طبری نے کہا کہ جب حزقیل علیہ السلام کا انتقال ہوا تو
 بنی اسرائیل عبادت خدا سے منحرف ہو کر بتوں
 کو پوجنے لگے۔ اسوقت پروردگار نے الیاس

علیہ السلام کو نبی کر کے اون لوگوں کے پاس
بجایا۔

الیاس ابن عیزار ابن ہارون ابن عمران ابن بصیر
ابن فہست ابن لاوی ابن یعقوب ابن اسحاق
ابن ابراہیم علیہ السلام۔
بعضوں نے کہا کہ وہی اوریں علیہ السلام ہیں۔ اور
وہ آسمان پر ہیں۔

ذکر البیع علیہ السلام کا

البیع ابن خلیوب علیہ السلام الیاس علیہ السلام کے شاگرد
تھے۔

ذکر شمول علیہ السلام کا

شمول علیہ السلام جب چالیس سال کے ہوئے پروردگار
نے

اونکو نبی کیا۔ حضرت شمویل کے باپ کا نام یالا ہے
اور بعضوں نے کہا ہلقیا ہے۔

شمویل علیہ السلام باون سال زندہ تھے۔ اور وہ
بنی اسرائیل کی ہدایت میں گیارہ سال مصروف تھے

ذکر داؤد علیہ السلام کا

داؤد ابن بئس ابن عوبال بنودا کی اولاد سے ہیں۔
بجتر قسم کی آواز سے زبور پڑھتے تھے۔

داؤد علیہ السلام کے ننانویں بیٹیاں تھیں اور وہ اکیسواں
مک زندہ تھے۔ بادشاہت داؤد علیہ السلام کی چالیس
سال تک تھی۔

اون کے جنازہ میں چالیس ہزار راہب یعنی علماء
بنی اسرائیل شریک تھے۔

ذکر سلیمان علیہ السلام کا

جب سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد علیہ السلام کے بعد بادشاہت کے متولی ہوئے۔ اسوقت عمر اونکی بارہ سال کی تھی۔

ہوا۔ اور آدمی۔ اور جن۔ وغیرہ اونسکے معجزات سے تعجب کرتے تھے۔

سلیمان علیہ السلام نے چار سال بادشاہت کر کے بیت المقدس کی بنیاد ڈالی اور بعد سات سال کے اُس سے فراغت حاصل کر لی۔

جب اونکی بادشاہت کو پچیس سال کا زمانہ گزر رہا تھا تو ان کے پاس سبا کی رانی جبکہ نام بلقیس تھا آئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام باون سال زندہ تھے۔

سلیمان علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے راخیم نے
سترہ سال بادشاہت کی۔

ذکر حضرت شعبار و ارمیاء کا

حضرت شعبار و ارمیاء و صدیق علیہم السلام کی عمر و وفات
کا پتہ نہیں لگتا۔ لیکن اس قدر کتب معتبرہ سے البتہ
معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بنی اسرائیل سے تھے
مساخرات میں رہے کہ ملک اور بادشاہت داؤد اور
اُن کے بیٹوں میں چار سو تین سال تک قائم رہا۔
ابن اسحق نے کہا کہ ارمیاء وہی خضر ہیں۔

ذکر دانیالؑ کا

کتب تواریخ میں مذکور ہے کہ ابوموسیٰ اشعری (صحابی)
نے دانیال علیہ السلام کی قبر سولیس میں پائی تھی۔

اور نکو قبر سے نکال کر عمدہ کفن بھنا کے پھر دفن
کر دیا۔

ذکر عزیر علیہ السلام کا

عزیر علیہ السلام کی نبوت میں اختلاف ہے۔

مسامرات میں ہے کہ دو علماء بنی اسرائیل سے تھے۔

نبی نہ تھے۔ عیسیٰ نے کہا کہ خبر دی مجھے ابو الفرج

نصران الفرج حبشی نے مکہ میں۔ اور میں اُن سے کتاب

سنن ابی داؤد سنتا تھا۔ جب ذکر عزیر علیہ السلام

کا آیا۔ تب فرمایا اُنہوں نے کہ اُن کا نام انبیاءوں کے

دفعہ سے مٹا دیا گیا۔ اور کہا ذکر انبیاءوں میں نہیں کیا

جاتا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی پیدائش سے عزیر

۵۹۸
 علیہ السلام کی وفات تک پانچ سو چوبیس سال ہوئے
 حضرت عزیر علیہ السلام چالیس سال بنی اسرائیل کی
 ہدایت میں مصروف رہے۔

ذکر یونسؑ بن یحییٰؑ کا

یونس بن یحییٰ علیہ السلام اہل نبیوی کی طرف مبعوث
 ہوئے تھے۔ اور ان کے مبعوث میں اختلاف ہے
 بعضوں نے کہا کہ سلیمان علیہ السلام کے بعد مبعوث
 ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ بعد الیاس کے اور
 بعضوں نے کہا کہ بعد شیب علیہ السلام کے۔

ذکر زکریاؑ بن یحییٰؑ کا

زکریا بن یحییٰ سلیمان علیہ السلام کی اولاد سے ہیں
 اور بعضوں نے کہا کہ زکریا کے باپ کا نام اذن تھا۔

یا در ہے کہ زکریا اور عمران مریم کے باپ و دونوں
 سارے ہوتے یعنی ایک بہن سے زکریا نے شادی
 کی اور دوسری سے عمران نے۔ ایسا واسطے کفیل
 مریم کی پرورش کے زکریا علیہ السلام ہوئے۔ کیونکہ
 عمران علیہ السلام کا انتقال ہو چکا تھا۔ کلام پاک و کفلا
 زکریا سے اسطرح اشارہ ہے۔

زکریا علیہ السلام جب بہت ضعیف ہوتے تو اونکو خداوند
 کریم نے فرزند عنایت فرمایا۔ جسکا نام تجھے تھا۔

زکریا علیہ السلام کا

تجھے اور مریم علیہما السلام دونوں خالہ زاد بہائی بہن
 تجھے علیہ السلام حضرت عیسیٰ کے خالہ زاد مامون
 تھے۔

علیہ السلام حضرت یحییٰ کی پیدائش کے
 تین سال بعد پیدا ہوئے۔ اور یوحنا نے کہا
 تین سال چھ ماہ بعد پیدا ہوئے۔
 حضرت یحییٰ ابن زکریا ملک ساہور میں پیدا ہوئے
 اور پیدائش انکی سکندر کے تین سو تین سال بعد
 واقع ہوئی۔

سدری نے کہا کہ یحییٰ ابن زکریا فلسطین میں
 ذبح کیے گئے۔ اُنکے اعضا سب جسم سے کانکر
 علیحدہ کر لیے گئے۔ چنانچہ۔ جسدا نکا فلسطین
 میں اور سر مبارک شام میں اور دونوں ہاتھ اُنکے
 بیروت میں اور دونوں پاؤں صیدار میں مدفون
 ہیں۔

تعالیٰ نے کہا کہ تجھے علیہ السلام کی عمر پانچانوے سال کی تھی۔

قتادہ نے کہا کہ بخت نصر بابلی نے جب تجھے کے خون کو زمین پر جوش مارتے دیکھا تو تجھے کے عوض مین اُسے ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا۔ یہاں تک کہ جوش اُسکا موقوف ہو گیا۔

قصہ

ایک بادشاہ بنی اسرائیل نے تجھے علیہ السلام سے کسی عورت کی شادی کرنے کا مشورہ کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ زانیہ ہے۔ عورت نے جیلہ سازی کر کے تجھے علیہ السلام کو بادشاہ سے قتل کرایا۔

بہت دنوں تک زمین پر اونگھا خون جوش مارتا تھا

خروش بادشاہ بابل نے بنی اسرائیل کے بادشاہ
 پر جو کہ قاتل کیے تھے۔ چڑھائی کی۔ تو یحییٰ علیہ السلام
 کے خون کو دیکھا کہ زمین پر جوش مارتا ہے۔
 چونکہ بادشاہ بابل (خروش) اس قصہ سے واقفیت
 رکھتا تھا۔ لہذا اُس نے یحییٰ علیہ السلام کے انتقام
 میں بہت لوگوں کو مار ڈالا۔ اور بیت المقدس کو ویران
 کر دیا۔

ذکر عیسیٰ علیہ السلام کا

عیسیٰ ابن مریم بنت عمران علیہ السلام سکندر کے
 تین سو تین سال بعد پیدا ہوئے۔
 بعضوں نے کہا تین سو اویس سال بعد پیدا ہوئے
 عیسیٰ علیہ السلام کی ماں حضرت مریم سلیمان علیہ

السلام کی اولاد سے تھیں۔

روضہ الریاحین میں لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
اپنی ماں کی ناف سے پیدا ہوئے۔

عقالت میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ماں نے
انکے آسمان پر جانے کے قبل انتقال فرمایا۔

مسمات میں ہے کہ بعد عیسیٰ علیہ السلام کے انکی
والدہ حضرت مریم چھ ماہ تک زندہ تھیں۔

حقوق عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی اسوقت
وہ تیس سال کے تھے۔ اور نبوت انکی تین
سال تھی۔

شب قدر کو بیت المقدس عیسیٰ علیہ السلام آسمان
پر تشریف لیگئے۔

وہب نے کہا کہ تین گھنٹہ تک روح انکی مسلوب
تھی بعد اسکے آسمان پر بلا لیے گئے۔

چونکہ عیسیٰ علیہ السلام تین سال یحییٰ علیہ السلام سے
چھوٹے تھے اور یحییٰ علیہ السلام سکندر کے تین
تین سال بعد پیدا ہوئے۔ تو اس حساب سے عیسیٰ علیہ
السلام تین سو چھ سال بعد پیدا ہوئے اور جنہوں
کہا کہ تین سو ونیس سال بعد پیدا ہوئے اگر یہ قول
صحیح ہو تو یہ کہنا کہ عیسیٰ علیہ السلام حضرت یحییٰ سے
تین سال چھوٹے تھے غلط ہوگا۔

اور جنہوں نے یہ کہا ہے کہ عیسیٰ یحییٰ سے تین
سال چھوٹے تھے۔ اگر یہ قول صحیح ہو تو یہ کہنا کہ عیسیٰ
سکندر کے تین سو تین سال بعد پیدا ہوئے۔ غلط ہوگا۔

الحاصل یہ مقام غور ہے۔

ذکر اصحاب کہف کا

سدی نے کہا کہ کہف ایک غار ہے اس پھاڑ
میں جس میں وہ لوگ رہتے تھے اور رقیم ایک تختی رصا
کی ہے۔ جس پر اصحاب کہف کے نام اور ان کے
قصے لکے ہوئے ہیں اور وہ تختی اس غار کے
دہانہ پر رکھی ہوئی ہے

وسیب ابن سنبہ نے کہا کہ اصحاب کہف اپنا
روم سے تھے۔ اور حضرت عیسیٰؑ کے زمانے کے
بعد ان لوگوں کا زمانہ تھا۔ جن شہر میں وہ لوگ
رہتے تھے اس کا نام افسوس تھا۔

بعد اشاعت اسلام کے لوگوں نے اُس شہر کا نام

ترسوس رکھا۔

اصحاب کہف کے کتے کا نام قطیر تھا۔ اور وہ بلی
سیاہ و سفید تھا۔

جس وقت دقیانوس کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اصحاب
کہف اُسے خدا نہیں جانتے اُس وقت وہ اُن
لوگوں کی تلاش کیو اُسے چلا۔ جب اُس غار
میں جہاں وہ رہتے تھے داخل ہوا تو اُن لوگوں کو
سوتا پا کر غار کا منہ بند کرادیا

تین سو نو برس تک وہ لوگ بدستور سوتے رہے
اسکے بعد بیدار ہوئے۔ انہیں سے تبلیخا ابن قبطین
دقیانوسی کے لیکر ہمراہ اُس راہی یعنی چرواہے
کے جو بسبب بارش کے اُس غار میں آکر چھپ رہا

تھا۔ شہر افسوس میں بن گئے۔ جب تبلیخانے شہر سے
 واپس آکر دقیانوس کے مرنے اور عیسیٰ علیہ السلام
 کے ظاہر ہونے کا حال اپنے ساتھیوں سے
 بیان کیا۔ تب اُن لوگوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ
 ہم لوگوں کی روح قبض کر لے۔ تاکہ ہلوگوں کے
 حال سے کوئی مطلع نہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

سدری نے کہا کہ وہ چھ آدمی ہیں اور ساتواں چرواہا
 ہے۔ اور آٹھواں قطیعہ کٹاؤں لوگوں کا ہے۔ عزیزی
 نے کہا کہ جس بھاڑ میں وہ لوگ ہیں وہ تریسین شہر کے
 قریب ہے۔ اور وہ جگہ معروف و مشہور ہے اور وہاں
 لوگ زیارت کیواسطے بھی جاتے ہیں اور انکا شمار
 بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

قُلْ رَبِّيَ اعْلَمُ بَعْدَ تَهْمٍ مَا يَعْلَهُمْ اِلَّا
 قَلِيلٌ طے کر لوگ ہیں جو اُنکے حال کو پوری طور
 سے جانتے ہیں۔ فرمایا ابن عباس نے کہ میں انہیں
 کم لوگوں میں سے ہوں جو کہ اُنکے حال اور شمار کو
 پوری طور سے جانتے ہیں۔

قِصَّةُ ذَوِ الْقَيْنِینِ کا

بعضوں نے کہا کہ ذوالقینین ضحاک کی اولاد
 سے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ دارا بادشاہ
 مصر و بابل و مدائن شرقیہ کے بیٹے تھے
 اور اُنکے نانا نے جبکانام فیلسوف تھا اونکی
 پرورش کی تھی۔ اور فیلسوف روم کا بادشاہ
 تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عکرمہ

نے فرمایا کہ سکندر ذوالقنین یونان ابن یافت
 ابن نوح کی اولاد سے تھے اور انکی ناک تین با
 لابی تھی۔ اسی پر انکے جسم کو قیاس کرنا چاہیے
 بعضوں نے کہا کہ وہ ایک ہزار سال سے زیادہ
 زندہ تھے۔ انکی نبوت میں ہی مثل خضر اور لقمان
 کے اختلاف ہے۔ عکرمہ نے کہا کہ وہ نبی
 مرسل تھے۔ اور اہل بابل کی طرف مبعوث ہو کر
 تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کے تین سو سال پیشتر
 گزرے ہیں۔

وہاب ابن منبہ نے کہا کہ وہ ایک مرد صالح تھے
 نبی نہ تھے۔

حسن بصری نے فرمایا کہ وہ ابراہیم کی دین پر

تھے اور عمرو بن کنعان سے لڑتے تھے۔

ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ میں علماؤں نے دس جہازیں بیان کی ہیں جو بوجہ اختصار کے اس جگہ فروگزاشت کی گئیں
تعلیٰ نے کہا کہ بنارس سکندری سے ہجرت
تک ایک ہزار پانچ سو تیس سال گزرے۔

ذکر یاجوج ماجوج کا

حسن بصری نے کہا کہ یاجوج ماجوج یافت ابن نوح
کی اولاد سے ہیں۔ سدی نے کہا کہ وہ تین
قسم کے ہیں۔ ایک قسم شل کچھ کے درخت کے
لابے ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ وہ ہیں گزلابے
ہوتے ہیں۔ دوسری قسم وہ ہیں کہ انکا طویل
و عرض برابر ہوتا ہے۔ ایک کان کو اوڑھتے

دوسرے کان کو بچھاتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ کسی جاندار کو زندہ نہیں چھوڑتے۔ اور اپنی فرقہ کے مرد و نکو ہی کہا جاتے ہیں۔ تیسری قسم وہ ہیں کہ نہایت پست قدر میں بعض ایک بالشت کو اور بعض دو بالشت کر سوتے ہیں۔ او نہیں سے کوئی بغیر ایک ہزار اولاد دیکھ سکتے ہیں۔ اور سبب کثرت کے انکا شمار ممکن نہیں۔ خدا اُن سے محفوظ رکھے۔

قصہ اصحابِ خدو

وہب ابن منبہ نے کہا کہ فارس کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ بڑا ظالم و سوزی تھا۔ شبکو حالت نشہ میں اُس نے اپنی بہن سے نکاح کیا۔

اور صبح کو بعد اُترنے نشہ کے اپنی زمانہ کے
 علما و نکو جمع کیا اور کہا کہ ہم کو اس بات کی اجازت
 دو تاکہ میں اپنی بہن کو اپنے نکاح میں رکھوں
 علماؤں نے اس امر قبیح کی اجازت نہ دی۔ اُس وقت
 بادشاہ کی بہن نے اُس کو یہ رائے دی کہ اپنی رعایا
 کو خبر دو کہ اللہ تعالیٰ نے بہنوں کے ساتھ نکاح
 جائز کیا ہے۔ جب اُس زمانہ کے نبی کو جو ان لوگوں
 کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ یہ خبر پہنچی تو انہوں
 نے اون لوگوں کو اس بات سے باز رکھنا چاہا اور مانع آئے۔
 جب بادشاہ کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ نبی نے اس بات سے
 انکار کیا ہے تو نبی کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ تم لوگوں کو
 خبر دو کہ اللہ تعالیٰ نے بہنوں سے نکاح حلال کیا

لیکن نبی کے دستور کیا اور پھر انکار کیا اور کہا کہ یہ
ہرگز حلال اور جائز نہیں ہے اور ہم خدا کی جانب
جو تھامے اسے منسوب نہیں کر سکتے۔ بادشاہ زرنی کو علم حاصل ہوا

حال عوج بن عقوق

عوج بن عقوق کی عمر چار ہزار پانچ سو برس کی تھی اور موسیٰ
علیہ السلام کے زمانہ تک موجود تھا۔ بدائع زہورین ہے
کہ بلاد تترین ایک نہر ہے جسکا نام طائی ہے۔ اور
ایک بہت بڑا اوسیریل ہے۔ کہتے ہیں کہ عوج بن
عقوق کی پسلی کے ہڈی سے وہ پل بنا ہے۔ کسائی
نے کہا کہ علماؤں نے اس بات میں اختلاف کیا ہے
کہ طوفان کا پانی زمین پر کتنے دنوں تک تھا۔ بعضوں
نے کہا چھ ماہ اور بعضوں نے کہا کہ ایک سو پچاس

دنوں تک تھا۔ ومن شاز زیوۃ الاطلاع علی مذاق لیرجہ الکی العیوم

شداو ابن عاد

وہب ابن منبہ نے کہا کہ شداو ابن عاد بن عوص بن آدم
ابن سام بن نوح کثیر الاولاد تھا۔ بعضوں نے کہا کہ اُسکے
چار ہزار لڑکے اور ہزار بیٹیاں تھیں اور وہ ہزار سال
زندہ تھا۔

کہا وہب نے کہ تمام دنیا کے مالک چار بادشاہ ہوئے
جنہیں دو بادشاہ مومن اور دو بادشاہ کافر تھے
حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام اور اسکندر
ذوالقرنین مومن تھے۔ اور شداو ابن عاد اور نمرود
ابن کنان کافر تھے۔ اور بعضوں نے مختصر کو ہی
ذکر کیا ہے۔

کسانی نے کہا کہ تین سو برس میں شہداد فی بہشت طیار
 کرائی تھی۔ جب قدر آدمی اُسکے ہمراہ بہشت میں داخل
 ہونے کو گئے۔ سب کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ میں بھیج دیا
 سدی نے کہا کہ وہ بہشت اب تک باقی ہے۔
 حضرت معاویہ کے خلافت میں ایک اعرابی جس کا نام
 عبداللہ بن قلابہ تھا ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰} ^{۱۰۱} ^{۱۰۲} ^{۱۰۳} ^{۱۰۴} ^{۱۰۵} ^{۱۰۶} ^{۱۰۷} ^{۱۰۸} ^{۱۰۹} ^{۱۱۰} ^{۱۱۱} ^{۱۱۲} ^{۱۱۳} ^{۱۱۴} ^{۱۱۵} ^{۱۱۶} ^{۱۱۷} ^{۱۱۸} ^{۱۱۹} ^{۱۲۰} ^{۱۲۱} ^{۱۲۲} ^{۱۲۳} ^{۱۲۴} ^{۱۲۵} ^{۱۲۶} ^{۱۲۷} ^{۱۲۸} ^{۱۲۹} ^{۱۳۰} ^{۱۳۱} ^{۱۳۲} ^{۱۳۳} ^{۱۳۴} ^{۱۳۵} ^{۱۳۶} ^{۱۳۷} ^{۱۳۸} ^{۱۳۹} ^{۱۴۰} ^{۱۴۱} ^{۱۴۲} ^{۱۴۳} ^{۱۴۴} ^{۱۴۵} ^{۱۴۶} ^{۱۴۷} ^{۱۴۸} ^{۱۴۹} ^{۱۵۰} ^{۱۵۱} ^{۱۵۲} ^{۱۵۳} ^{۱۵۴} ^{۱۵۵} ^{۱۵۶} ^{۱۵۷} ^{۱۵۸} ^{۱۵۹} ^{۱۶۰} ^{۱۶۱} ^{۱۶۲} ^{۱۶۳} ^{۱۶۴} ^{۱۶۵} ^{۱۶۶} ^{۱۶۷} ^{۱۶۸} ^{۱۶۹} ^{۱۷۰} ^{۱۷۱} ^{۱۷۲} ^{۱۷۳} ^{۱۷۴} ^{۱۷۵} ^{۱۷۶} ^{۱۷۷} ^{۱۷۸} ^{۱۷۹} ^{۱۸۰} ^{۱۸۱} ^{۱۸۲} ^{۱۸۳} ^{۱۸۴} ^{۱۸۵} ^{۱۸۶} ^{۱۸۷} ^{۱۸۸} ^{۱۸۹} ^{۱۹۰} ^{۱۹۱} ^{۱۹۲} ^{۱۹۳} ^{۱۹۴} ^{۱۹۵} ^{۱۹۶} ^{۱۹۷} ^{۱۹۸} ^{۱۹۹} ^{۲۰۰} ^{۲۰۱} ^{۲۰۲} ^{۲۰۳} ^{۲۰۴} ^{۲۰۵} ^{۲۰۶} ^{۲۰۷} ^{۲۰۸} ^{۲۰۹} ^{۲۱۰} ^{۲۱۱} ^{۲۱۲} ^{۲۱۳} ^{۲۱۴} ^{۲۱۵} ^{۲۱۶} ^{۲۱۷} ^{۲۱۸} ^{۲۱۹} ^{۲۲۰} ^{۲۲۱} ^{۲۲۲} ^{۲۲۳} ^{۲۲۴} ^{۲۲۵} ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰} ^{۱۰۰۱} ^{۱۰۰۲} ^{۱۰۰۳} ^{۱۰۰۴} ^{۱۰۰۵} ^{۱۰۰۶} ^{۱۰۰۷} ^{۱۰۰۸} ^{۱۰۰۹} ^{۱۰۱۰} ^{۱۰۱۱} ^{۱۰۱۲} ^{۱۰۱۳} ^{۱۰۱۴} ^{۱۰۱۵} ^{۱۰۱۶} ^{۱۰۱۷} ^{۱۰۱۸} ^{۱۰۱۹} ^{۱۰۲۰} ^{۱۰۲۱} ^{۱۰۲۲} ^{۱۰۲۳} ^{۱۰۲۴} ^{۱۰۲۵} ^{۱۰۲۶} ^{۱۰۲۷} ^{۱۰۲۸} ^{۱۰۲۹} ^{۱۰۳۰} ^{۱۰۳۱} ^{۱۰۳۲} ^{۱۰۳۳} ^{۱۰۳۴} ^{۱۰۳۵} ^{۱۰۳۶} ^{۱۰۳۷} ^{۱۰۳۸} ^{۱۰۳۹} ^{۱۰۴۰} ^{۱۰۴۱} ^{۱۰۴۲} ^{۱۰۴۳} ^{۱۰۴۴} ^{۱۰۴۵} ^{۱۰۴۶} ^{۱۰۴۷} ^{۱۰۴۸} ^{۱۰۴۹} ^{۱۰۵۰} ^{۱۰۵۱} ^{۱۰۵۲</}

اس لیے ذوالکفل مشہور ہے۔ بدائع زیور میں ہے کہ لام بن و عام یا دشاہ نے نبی بشیر بن ایوب کا نام ذوالکفل رکھا تھا۔ مجاہد نے کہا کہ وہ نبی نہ تھے۔ اور طبری نے کہا کہ ذوالکفل بشیر بن ایوب بن بعد ایوب علیہ السلام کے اہل بیت نے انکو نبی کیا۔ ذوالکفل علیہ السلام ہر روز ایک سو رکعتیں نماز پڑھتے

ذکر حضرت لقمان علیہ السلام کا

لقمان حکیم بنی اسرائیل کے ایک شخص کے غلام حبشی نژاد تھی۔ اُس شخص نے انکو آزاد کر دیا تھا۔ لقمان داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں تھے اور ان کے باپ کا نام ہاران تھا۔

بعضوں نے کہا کہ لقمان عار کے زمانہ میں تھے
 اور انکی ہوت میں اختلاف ہی۔
 عکرمہ نے فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے
 تھے۔ وہیب ابن منبہ نے کہا کہ وہ مرد صالح تھے
 بنی نہ تھے۔ بنی اسرائیل حکمت سیکھنے اور وعظ
 سننے کیلئے لقمان کے پاس برابر آیا کرتے تھے
 اور انکا انتقال شہر طہ میں ہوا۔

سُدی نے کہا کہ لقمان کے قبر شریف کی گرد
 ستر نبیوں کی قبریں ہیں۔ بعلبہ بھوک و پیاس
 کے سب نبیوں نے ایک ہی روز انتقال فرمایا۔
 وہیب ابن منبہ نے کہا کہ انبیاء و نبیوں سے تین بنی
 سیاہ فام تھے۔ ایک لقمان دوسرے ذو القرنین تیسرے

صاحب الاحدود۔

بعضوں نے کہا کہ لقمان علیہ السلام دو سو سال
زندہ تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ سیرہ سو سال زندہ

تھے۔

صحیفہ ابراہیم علیہ السلام کے اول شب رمضان میں
نازل ہوئے۔ تو رات سات سو سال صحیفہ ابراہیم
کے نزول کے بعد چہوین تاریخ رمضان کو نازل
ہوئی۔ اور زبور تورات کے پانچ سو سال بعد رمضان
شریف میں نازل ہوئی۔ اور زبور کے چھ سو بیس
سال بعد اٹھارہوین شب رمضان کو انجیل نازل
ہوئی۔ اور نزول انجیل کے چھ سو بیس سال بعد

ستائیسویں رمضان شریف کو قرآن شریف تلازم

احوالِ آنحضرت و صحابہ کرام و علماء عظام

امام نووی نے تہذیب الاسمار واللغات میں لکھا ہے کہ
قاضی ابوبکر بن العربی بعض صوفیہ کرام سے نقل کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہر نام ہیں۔
جنہن سے ایک ابوالقاسم ہی ہے۔

فسر مایا کتب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کا نام جنہو
نزدیک عبدالکریم اور دو زخیون کے نزدیک عبدالجبار
اور طلائع عرش کے نزدیک عبدالحمید اور باقی
نشتون کے نزدیک عبدالحمید اور انبیاء علیہم السلام
کے نزدیک عبدالوہاب اور شیاطین کے نزدیک

عبد القہار اور جہاتوں کے نزدیک عبد الرحیم اور مبارک
 بن عبد الخالق اور خشکی بن عبد القادر اور وریا و نمین
 عبد المہمین اور سائبونین عبد القدوس اور ہوام کے
 نزدیک عبد الغیاث اور پڑیوں کے نزدیک عبد الغفار
 اور مومنوں میں احمد و محمد مشہور ہے صلی اللہ علیہ

وآلہ و صحبہ وسلم

جب آنحضرتؐ کی مان نے انتقال فرمایا اسوقت آپؐ کی
 عمر شریف چھ سال کی تھی۔ اور آپؐ کی والدہ ماجدہ کی
 قبر مکہ معظمہ میں جنت معلیٰ میں ہے۔

جب وقت آپؐ کے دادا (عبد المطلب) نے انتقال
 کیا اسوقت آپؐ آٹھ سال کے تھے۔ اور جبکہ آپؐ
 اپنے چچا ابوطالبؓ کو ساتھ شام کو تشریف لے گئے

تھے اس وقت آپ کی عمر بارہ سال کی تھی اور وقت
 آپ تجارت کے لیے مع میسر و غلام کے حضرت
 خدیجہ کبیرہؓ و شام کو تشریف لے گئے تھے۔ اس وقت
 آپ پچیس سال کے تھے۔ اور جس زمانہ میں آپ
 شام سے مراجعت فرما کے حضرت خدیجہؓ کے
 پاس آئے۔ حضرت خدیجہؓ نے میسر و کی زبانی
 بحیرہ راہب کا قصہ سنا اور بعض بعض کراماتیں
 اور عجائبات جو علامات نبوت سے تھے انکو سنکر
 انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غربت
 اور خواہش اپنا نکاح کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی عمر اس وقت پچیس سال کی تھی۔ اور حضرت خدیجہؓ
 بنت خویلد کی عمر چالیس سال کی تھی۔

اور آپ کی اولاد سب انہیں کے بطن سے تھیں مگر
 ابراہیم کہ وہ ماریہ قبطیہ سے تھے۔
 آپ کے فرزند و نکانام - قاسم - طیب - طاهر -
 عبد اللہ - تھا۔
 اور دو دختر و نکانام - رقیہ - زینب - ام کلثوم -
 فاطمہ - تھا۔
 باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرف بیہ موت و رستگار
 ہوئے اُس وقت عمر شریف آپ کی چالیس سال
 کی تھی۔ اور مرض موت آگیا بارہ روز تک لاحق رہا
 پنجشنبہ کے دن آپ بیمار ہوئے اور دو شنبہ کے
 دن آپ نے انتقال فرمایا۔ باتفاق علماء اُس وقت آپ کی عمر
 شریف ترستھ سال کی تھی۔

امام عبدالقدوس قرطبی نے آں عمران کی تفسیر میں لکھا ہے
 کہ بلا خلاف دوشنبہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کا انتقال ہوا۔ اور آپ کی ولادت اور رسالت
 بھی دوشنبہ کے روز ہوئی مگر ولادت اور رسالت میں
 اتنا ضرور فرق ہے کہ رسالت ماہ رمضان میں ہے
 اور ولادت اور وفات ربیع الاول میں۔

ابن صلاح نے کہا کہ جس روز آپ کا انتقال ہوا اور روز
 آپ کے صحابہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے۔

اور آپ کی مہر بر اسطور سے اسم مبارک گہرا ہوا تھا

اللہ
 محمد رسول

محیط طبری اور زہری اور قتادہ سے روایت ہے
 کہ عورتوں میں سے جو پہلے آنحضرت پر ایمان لائیں

وہ خدیجہ بنت خویلد میں کیونکہ رمضان شریف
میں دو شنبہ کے دن آپ مبعوث ہوئے تھے
اور اسی روز وہ ایمان لائیں۔ ہجرت کے تین سال
پہلے حضرت خدیجہ نے انتقال فرمایا اور اُس وقت
عمر انکی پینسٹھ سال کی تھی۔

بالفونین سے پہلے جو ایمان لائے وہ ابو بکر صدیق
ہیں۔ امام نووی نے کہا کہ اُس وقت عمر انکی بیس سال
کی تھی۔ اور بعضوں نے کہا کہ پندرہ سال کے
تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیدا ہونے کے
قبل ابو بکر صدیق شرف باسلام ہوئے۔

لڑکوں میں سے جو پہلے ایمان لائے وہ علی ابن
ابیطالب ہیں اور وہ اُس وقت دس سال کے

تھے۔ اور غلاموں میں سے پہلے جو ایمان لائے
وہ زید ابن حارثہ میں طبری نے کہا کہ اس میں
خلافت نہیں ہے۔

خلیفہ اول کا مختصر حال

نام خلیفہ اول کا عبد اللہ ہے۔ بعضوں نے
کہا عتیق ہے۔ سامرات میں سے کہ قبل
اسلام کے نام اذ کا عبد رب الکعبہ تھا۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا نام عبد اللہ
رکھا۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اَنْتَ عَتِیقٌ مِنَ النَّاْکِرِ۔ یعنی
تم دوزخ سے آزاد ہو گئے۔ پس اوس پرورے

لوگ انکو عتیق پکارنے لگے۔ بعضوں نے
 کہا عتیق اس واسطے نام رکھا گیا کہ وہ خوبصورت
 تھے۔ کنیت انکی ابوبکر اور لقب انکا صدیق
 ہے۔ اور انکے والد کا نام ابوقحافہ عثمان ہے
 جسروز ابوبکر مشرف باسلام ہوئے۔ اون کے
 پاس چالیس درہم تھے۔

عثمان اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن ابن عوف کو
 ابوبکر صدیق نے مسلمان کیا۔ تاریخ الخلفاء میں
 ہے کہ ساتویں جمادی الاخریٰ کو آپ بیمار ہوئے
 اور آٹھ دن جب جمادی الاخریٰ کے باقی رہے تب
 آپ نے انتقال فرمایا۔
 نزہۃ المجالس میں ہے کہ بارہویں جمادی الاخریٰ کو

سلسلہ ہجری مین در میان مغرب و مشاشر شنبہ کو
 ایک اجتماع ہوا۔ اسوقت عمر آپکی تریسٹھ سال کی تھی
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی پیدائش کے در سال بعد پیدا ہوئے
 حضرت ابوبکر کے والد ابو تحافہ عثمان فتح مکہ کے دن
 مشرف باسلام ہوئے اور بعد انتقال حضرت صدیق
 کے اُنکے والد حمہہ مہینے اور چند روز زندہ رہے
 اور انکا انتقال مکہ معظمہ مین ۱۲۰ھ مین ہوا۔

امام سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء مین تہذیب سے نقل کیا
 ہے کہ نووی نے کہا کہ روایت کی ہے حضرت
 ابوبکرؓ نے ایک سو بیالیس حدیثوں کی۔
 درایت سے صحابہ نے حضرت صدیق کے

حدیثین روایت کی ہیں۔ از انجملہ عمر و عثمان و علی
 و ابن عوف و ابن مسعود و خذیفہ و ابن عمر و ابن زبیر
 و ابن عمرو و ابن عباس و انس و زید بن ثابت و ہریر
 بن عازب و ابو ہریرہ و عقبہ بن عامر جہنی و عمران بن
 حصین و عقبہ بن حارث و عبد الرحمن و زید بن ارقم و
 عبد اللہ بن مغفل و ابو ہریرہ سلمی و ابو سعید خدری و ابو
 موسیٰ اشعری و ابو طفیل لثی و جابر بن عبد اللہ بلال
 و عائشہ و اسماء ہیں۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
 اور خلافت حضرت صدیق کی دو سال تین ماہ تیرہ روز
 تھی۔ اور ان کے ہاتھ پر پچھلے بشیر بن سعد انصاری
 نے پھر عمر بن الخطاب نے پھر ابو عبیدہ بن جراح
 نے پھر سعد بن عبادہ نے پھر مهاجر بن اورانصار

بیت کی -

خلیفہ ثانی کا مختصر تذکرہ

نام انکا عمر بن الخطاب بن نفیل ہے اور کنیت ابو حفص اور لقب فاروق۔ سب کے پہلے جو امیر المؤمنین پکارے گئے وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ارزو و نبوت کے چھٹھین سال ذی الحجہ میں مشرف باسلام ہوئے ذہبی نے کہا کہ اسوقت وہ ستائیس سال کے تھے۔ اور ابن سعد نے کہا کہ اسوقت وہ پچیس سال کے تھے اور دونوں روایتوں میں تطبیق ظاہر ہے۔

اور حضرت عمر فاروق چالیس مردوں اور گیارہ

عورتوں کے اسلام قبول کرنے کے بعد مشرف
 باسلام ہوئے۔ اور بعضوں نے کہا وہ اونٹالیس
 مردوں اور تیس عورتوں کے بعد اسلام لائے
 اور بعضوں نے کہا کہ پینتالیس مردوں اور گیارہ
 عورتوں کے بعد اسلام لائے۔

اور حضرت عمرؓ نے پانچ سو اونٹالیس حدیثوں کی روایت
 کی ہے۔ اور زبیرؓ المہاسی نے ہے کہ پانچ سو تیس
 حدیثوں کی روایت کی ہے۔

اور حضرت عمرؓ سے بہت سے صحابہ نے حدیثوں
 کی روایتیں کی ہیں۔ ازاں جملہ عثمان ابن عفان اور
 علی و طلحہ و سعد و ابن عوف و ابن مسعود و ابو ذر
 اور عمر ابن الخطاب اور عبداللہ ابن عمر و ابن عباس

وآبن زبیر و آلش و ابو ہریرہ و عمرو بن عاص و ابو
موسیٰ اشعری اور براز بن عازب اور ابو سعید خدری

ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

حضرت عمر کے وقت میں فتوحات بہت ہوئیں۔
اور انکی خلافت ابو بکر صدیق کے انتقال کے بعد
بروز شنبہ ماہ جمادی الاخریٰ سنہ ۳۳ میں ہوئی۔
قاتل انکا ابو لؤلؤہ غلام مغیرہ ہے اُس نے حضرت
عمر کے ساتھ تیرہ شخصوں کو اور بھی مارا تھا۔ جنہوں
چھ آدمیوں کے انتقال کیا۔

فرمایا حضرت ابن عباس نے کہ ابو لؤلؤہ مجوسی تھا
عمر ابن مہمون نے کہا کہ فرمایا عمرؓ نے اے محمد اللہ
الذی لم یجعل منیتی بید من اجل یدعی الاسلام

تہذیب المجالس میں ہے کہ مغیرہ کے غلام فیروز نام نے
 نماز صبح کے قبل محراب مسجد میں چھپن ذی الحجہ ۳۳۳
 ہجری کو تین ضرب خنجر کی حضرت عمر کو مارا۔ یکشنبہ کے
 روز آنحضرت کے فرار میں آپ مدفون ہوئے۔
 تطبیق یہ ہے کہ ابولؤلؤہ کنیت تھی اور فیروز نام تھا۔
 حبسوت آپکا انتقال ہوا اسوقت آپکی عمر تیسٹھ سال کی
 تھی۔ بعضوں نے چھیاسٹھ اور بعضوں نے اکیسٹھ
 اور بعضوں نے ساٹھ سال کی بیان کی ہے۔
 واقدی نے اسیکوترجیح دی ہے۔ اور بعضوں نے
 کہا کہ اونسٹھ اور بعضوں نے کہا پچپن یا چون سال کی
 تھی۔ حضرت عمر کی خلافت دس سال چھ مہینہ اور
 دس شب تھی۔

حضرت سید کی صبرِ کفّی بالموت واعظاً گداتا تھا۔

خلیفہ ثالث کا مختصر ذکر

آپ کا نام عثمان ابن عفان تھا۔ اور آپ کی کنیت ابو عمر واد۔
 القب ذی النورین تھا۔ آپ کو ذی النورین اس لیے کہتے
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آپ کی
 نکاح میں کیے بعد دیگرے آئیں۔ ایک رقیہ۔ دوسری
 ام کلثوم۔

امام سیوطی نے اور بھی وجہیں بیان کی ہیں اور بعضوں
 نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز پروردگار
 کو گونگو ایک نور عنایت فرماویگا اور ان کو دو نور اسوجہی
 رہ ذی النورین کے لقب سے مشہور ہوئے اور بعضوں

نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جاہلیت اور اسلام دونوں
زمانہ میں آپ کریم تھے۔

عثمان بہت سے صحابہ کا نام تھا۔ از انجملہ عثمان بن طلحہ
عثمان بن حنیف عثمان بن ابی العاص۔ عثمان بن عامر
والد ابو بکر رضی اللہ عنہ و عثمان بن مظعون ہیں۔ اور والدہ
حضرت عثمان کی اروی بنت کزیر ابن ربیعہ ابن حبیب
ابن عبد شمس مسلمان تھیں۔

فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس چار
بیٹیاں ہوتیں اور ایک روایت میں ہے کہ اگر سو بیٹیاں
ہوتیں اور ابن عباس کی روایت میں ہے کہ اگر چار
بیٹیاں ہوتیں تو بیشک میں ایک کے بعد ایک کو عثمان

کے ساتھ نکاح کرتا جاتا۔ یہاں تک کہ انہیں سے ایک
بھی باقی نہ رہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک لڑکا رقیہ سے
ہوا تھا۔ جس کا نام عبداللہ تعجب عبداللہ چھ سال کے
ہوئے مرغ نے اونکی آنکھ میں منقار (چونچ) مارا۔ اسی
زخم کے صدمہ میں انہوں نے انتقال کیا۔ حضرت رقیہ کا
نکاح عتبہ بن ابی لہب کے نبوت کے قبل ہو چکا تھا اور بعد
نبوت کے جب سورہ تبت پڑا نازل ہوئی تب ابولہب نے
عتبہ کو قسم دیکر طلاق دلوادیا لہذا کے حضرت عثمان سے
نکاح ہوا لہذا انتقال حضرت رقیہ کے حضرت ام کلثوم
سے آپ کا نکاح ہوا۔ اور نبوت کے قبل حضرت ام کلثوم
کا نکاح ہی ابولہب کے دوسرے بیٹے عتبہ کے

بہائی کے ساتھ ہو چکا تھا۔ اسوجہ سے ایکو بھی البو
اپنے بیٹے سے طلاق دلوادیا۔

البوہب کے پانچ بیٹے تھے۔ نام ان کے عقبہ اور عقیب
اور عتاب اور معتب اور معتب تھے۔

اور البوہب کا نام عبدالعزیٰ تھا۔

حضرت عثمان نے اکیسویں حدیثوں کی روایت
کی ہے۔ بخاری اور مسلم میں انکی روایت کی جاو

موجود ہیں۔

عبدالستار حضرت عمر کے تین راتوں کے بعد

میں انکی خلافت ہوئی۔

حضرت عثمان سے زید بن خالد جہنی اور ابن زبیر اور
سائب ابن زید اور انس ابن مالک اور زید ابن ثابت

بہائی
فصل
اور

اور سلمہ ابن الکوع اور ابو امامہ باہلی اور ابن عباس اور
ابن عمر اور عبداللہ ابن مغفل اور ابو قتادہ اور ابو ہریرہ
وغیرہم نے روایت کی ہے۔

جمہ کے روز ششمین حضرت عثمان کی شہادت
ہوئی۔ قاتل کا نام خوب معلوم نہیں دو شخصوں نے ملکر
قتل کیا۔

تاریخ الخلفاء میں ابن عساکر سے روایت ہے کہ ایک مصری
نے جسے لوگ حمار کہتے تھے آپکو شہید کیا۔ جمہ
کے روز اٹھارہویں ذی الحجہ کو حضرت عثمان شہید
ہوئے۔ اور درمیان مغرب و عشا کے بروز شنبہ
مقام بقیع میں مدفون ہوئے۔ اور بعضوں نے کہا ہے
کہ آپ کی شہادت بروز چہار شنبہ اور بعضوں نے

کہا کہ بروز دوشنبہ ہوئی۔ حسبوقت آپ شہید
 ہوئے۔ اُسوقت آپکی عمر بیاسی سال کی تھی۔
 اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسی سال کی تھی۔ اور
 بعضوں نے کہا ہے کہ چوراسی سال کی اور بعضوں
 نے کہا ہے کہ چھیاسی سال کی اور بعضوں نے
 کہا ہے کہ اٹھاسی یا نواسی سال کی اور بعضوں
 نے کہا ہے کہ نوے سال کی عمر تھی۔

اور ابن عساکر نے عمر بن عثمان بن عفان سے روایت ہے۔
 کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر اَمْتُ بِالْذِي خَلَقَ
 فُسْوٰی کھداتھا۔

ولایت انکی گیارہ سال گیارہ مہینے چودہ روز
 تک تھی۔

خلیفہ رابع کا مختصر تذکرہ

نام اُنکا علی رضی اللہ عنہ اور کنیت اُنکی ابو تراب
 و ابو الحسن ہے۔ حیثیت حضرت علی مشرف
 بہ اسلام ہوئے اُسوقت عمر اُنکی آٹھ سال کی
 تھی۔ اور بعضوں نے کہا سات سال کی۔
 تاریخ الخلفاء میں امام سیوطی نے لکھا ہے کہ اُسوقت
 وہ دس سال کی تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ
 نو سال کے تھے۔

حضرت علی کریم اللہ وجہہ جمہ کے روزِ جب کو
 مہینے میں کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ اُنکی والدہ
 کا نام فاطمہ بنت اسد تھا یہ ابو الحسن مالکی نے فضول

مہمہ بن لکھا ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ تین سال حضرت خدیجہ کے
نکاح کے بعد پیدا ہوئے۔

مجمع الاحباب میں لکھا ہے کہ خلافت حضرت علی کی
پانچ سال سے کم تھی۔ اون کے تینوں صاحبزاد
حسن و حسین و محمد بن الحنفیہ اون سے روایت
کرتے ہیں۔

واضح ہو کہ محمد بن الحنفیہ تابعی ہیں۔ بخلاف حسنین
کے کہ وہ صحابی ہیں۔

بہت سے صحابہ نے اون سے حدیثوں کی روایت
کی۔ از انجملہ ابن مسعود و ابن عباس و ابو موسیٰ
و ابن عمر و ابن الزبیر و ابو سعید و زید بن ارقم و جابر

بن عبد اللہ و ابوامامہ و ابوسہریرہ و غیر ہم ہیں۔
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

کل صحابہ جو کلاؤن سے روایت حدیثوں کی کرتے
ہیں وہ بائیس آدمی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
کو کوفہ میں عبد الرحمن بن اللہجم مرادی نے شہید
کیا۔ اور یہ شہادت شب جمعہ ستائیس رمضان
شک ۱۰ ہجری میں واقع ہوئی۔

آپ کے مدفن میں بڑا اختلاف ہے ابوبکر بن
عیاس نے کہا کہ پوشیدہ کی گئی حضرت علی کی
قبر تاکہ خوارج لوگ کہو نہ الدین اور شریک نے
کہا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ انکی نعش کو مدینہ منورہ
میں لائے (صلی اللہ وسلم علی صاحبہا) مبرور نے

کہا کہ چلے جسکی نعش ایک قبر سے دوسری قبر کی
 طرف نقل کی گئی وہ علیؑ ہیں۔ ابن عساکر نے کہا کہ
 آپ کی نعش کو بعد شہادت کے لوگ مدینہ طیبہ کی طرف
 لے چلے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار
 شریف میں دفن کریں۔ راہ میں اونٹ مع نعش کے
 غائب ہو گیا کچھ سپاہی چلا کہ کہاں گیا۔
 عراقی لوگ اسدی واسطے کہتے ہیں کہ وہ بادل میں ہیں۔
 بعضے کہتے ہیں کہ وہ اونٹ ہلا دھے میں چلا گیا تھا
 وہاں کے لوگوں نے اُنکو وہیں دفن کیا اہل سنت
 کے نزدیک آبکا دفن کوفہ میں اور شیعوں کے نزدیک
 نجف میں اور خوارج کے نزدیک بادل میں اور بعضوں
 کے نزدیک ہلا دھے میں ہے اور بعضوں کو

ابن ہشام

مستان ہے

الاعلان کو نہ

بوت آب شہ

راہی غمی۔ اور

میدان کے نزد

اب سناون

راہی غمی۔ اور

بشک ہے

راج الحانان

مقامی رضی

ابن عساکر

نزدیک پتا ہی نہیں غرض یہ کہ آپ کے مدفن میں
بڑا اختلاف ہے۔ والعام عبداللہ۔ مگر شہادت
آپکی بلا خلاف کوفہ میں ہوئی۔

جبوقت آپ شہید ہوئے اسوقت عمر آپکی پینسٹھ
سال کی تھی۔ اور بعضوں کے نزدیک چونسٹھ
اور بعضوں کے نزدیک پینسٹھ اور بعضوں کے
نزدیک ستاون اور بعضوں کے نزدیک اٹھاون
سال کی تھی۔ اور آپ نے پانچ سو چھپاسی حدیثوں کی
روایت کی ہے۔ جیسا کہ نزہۃ المجالس اور تہذیب
اور تاریخ الخلفاء میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چالیس آدمیوں کی قوت
تھی۔ ابن عساکر نے روایت کی ہے کہ حضرت

علی کی انگوٹھی پر نعم القادس اللہ اور دوسری
روایت میں ہے کہ الملائکۃ لله کہہ رہا تھا۔

محی الدین بن العربی رحمہ اللہ نے سیارات الابرار
میں لکھا ہے کہ آپ کی انگوٹھی پر سرابی اللہ مخلصا
لکھا تھا۔

ذکر حسن ابن علیؑ

حسن ابن علیؑ پانچویں رمضان ۳۳ھ ہجری میں پیدا
ہوئے اور ماہ ربیع الاول ۳۴ھ ہجری میں انہوں
خلافت چھوڑی۔ بعضوں نے کہا کہ ماہ ربیع الآخر
میں اور بعضوں نے کہا ماہ جمادی الاول میں خلافت
چھوڑی

مناقبِ خلفاءِ اربعہ

حضرت انس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بعد حمد و ثنا کے فرمایا کہ ابو بکر صدیق کہان میں۔ ابو بکر صدیق نے کہا میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا میرے نزدیک آؤ جب وہ نزدیک آئے تب آپ نے انکو اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور انکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور باوازا بلند فرمایا کہ اے مسلمانوں کے گروہ یہ ابو بکر صدیق شیخ المہاجرین والانصار ہیں یہ ہمارے صاحب اور دوست ہیں میری تصدیق کی انہوں نے اسوقت کہ لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور

جبکہ دی مجھے جسوقت کہ لوگوں نے مجھے نکال دیا
 یہ وہ مہین کہ مجھے پروردگار نے حکم دیا کہ بناؤں
 میں انکو اپنا باپ دنیا میں اور آخرت میں اپنا دوست
 اور مواساتہ کی میرے ساتھ اپنی جان و مال سے
 اور میرے لیے ہلال کو خریدا۔ پس ان سے جو بجز
 رکے اسم لعنت اللہ کی ہے اور اللہ اُس سے
 بری ہے اور میں اس سے بری ہوں۔ پس
 جو چاہے کہ بیزار ہو اللہ سے اور مجھ سے اُسے
 چاہیے کہ بیزار ہو ابو بکر اور عمر سے رضی اللہ عنہما
 اور چاہیے کہ اس خبر کو حاضر غائب کو پہنچا دیوے
 پھر فرمایا آپ نے کہ کہاں ہیں عمر بن الخطاب
 پس یہ کو دکر کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ

میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک
 اوجب نزدیک آئے تب آپ نے انکو اپنے
 سینہ مبارک سے لگایا اور انکی دونوں آنکھوں
 کے درمیان میں بوسہ دیا اور باوازد بلند آپ نے
 پکارا معاشر المسلمین (اے گروہ مسلمانوں کے)
 یہ عمر بن الخطابؓ شیخ المصاحبین والافتاء ہیں
 یہ وہ شخص ہیں کہ اللہ نے ان کے دل و زبان پر
 حق کو نازل فرمایا یہ وہ ہیں کہ حق بات کہتی ہیں اگرچہ
 تلخ ہو پس جو اسے بغض رکھیںگا اوس پر لعنت اللہ
 کی ہے اور اللہ اس سے بدی ہے اور میں اس
 سے بدی ہوں۔

پھر فرمایا آپ نے کہا ان بن عثمان بن عفان

رضی اللہ عنہ - انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں
 حاضر ہوں تب آپ نے فرمایا میرے نزدیک
 او۔ جب وہ نزدیک آئے تب آپ نے انکو
 اپنے سینہ مبارک سے لگایا۔ اور درمیان
 انکی دونوں آنکھوں کے بوسہ دیا اور فرمایا کہ
 اے گروہ مسلمانوں کی یہ عثمان شیخ المہاجرین
 والا انصار ہیں۔ یہ وہ ہیں کہ حکم کیا مجھے اللہ نے
 کہ بناؤں میں انہیں سند اور واماد اور اگر میرے
 پاس ہوتی تیسری لڑکی تو البتہ میں اسکا نکاح بھی
 انکے ساتھ کروں گا۔ پس اسے بغض رکھنے والے
 برکت اللہ کی ہے اور لعنت لعنت کر نیوالوں
 کی ہے۔

میر فرمایا آپ نے کہاں ہیں علی بن ابی طالب
 انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے
 فرمایا نزدیک آؤ جب نزدیک آئے تب انہیں
 اپنے اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور انکی
 دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور
 باواز بلند پکارا کہ اے مسلمانوں کے گروہ
 یہ علی بن ابی طالب شیخ المہاجرین والا انصار
 ہیں۔ یہ میرے چچا زاد بھائی اور میرے داماد
 اور میرے گوشت اور میرے خون ہیں یہ مجھے
 سختیوں کے دور کرنے والے ہیں یہ اللہ کے
 شیر اور خدا کے دشمن کے لیے زمین پر تلوار ہیں
 پس جو ان سے نفض رکھے اس پر لعنت اللہ کی

اور لغت لغت کر نوالوں کی ہے اور اس کے
 بری ہے اور میں اس کے بری ہوں پس جو جا
 کہ اس کے اور مجھے ہزار ہوں چاہیے کہ ہزار
 ہو علی بن ابیطالب سے کذا فی التشریح۔

مناقب عشرہ مبشرہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے
 باپ (ابوبکر صدیق) کے رفیق جنت میں ابراہیم
 علیہ السلام ہوں گے اور عمر کے رفیق جنت میں
 نوح علیہ السلام ہوں گے۔
 اور عثمان کا رفیق جنت میں ہیں ہوں گا۔

اور علی کے رفیق جنت میں یحییٰ بن زکریا ہونگے
 اور طلحہ کے رفیق جنت میں داؤد علیہ السلام
 ہوں گے۔

اور زبیر کے رفیق جنت میں اسمعیل علیہ السلام
 ہوں گے۔

اور سعد بن ابی وقاص کے رفیق جنت میں سلیمان
 علیہ السلام ہوں گے۔

اور سعید بن زید کے رفیق جنت میں موسیٰ علیہ
 السلام ہوں گے۔

اور عبدالرحمن بن عوف کے رفیق جنت میں
 عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

اور ابو عبیدہ بن جراح کے رفیق جنت میں ادریس

علیہ السلام ہوں گے۔

پھر فرمایا آپ نے اہی عائشہ بن سید المرسلین
(سہوار رسولوں کا) ہوں۔ اور یاب تمہارے
ابوبکر صدیق تمام صدیقوں سے افضل ہیں اور
تم اُمّ المؤمنین یعنی مومنوں کی ماں ہو۔

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے حال پر
سب سے زیادہ بہرہ ران ابوبکر صدیق ہیں۔ اور
اسلام میں سب سے زیادہ قوی عمر ہیں اور سب
سے زیادہ حیا دار عثمان ہیں۔ اور افضی یعنی
سب سے زیادہ فضا کے جاننے والے علی ہیں۔
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرنی کے
لیے حواری تھی اور میرے حواری طلحہ وزیر

ہیں۔ اور فرمایا جہان ہون سعد بن ابی وقاص رض

پس ملوانکے ساتھ۔ اور فرمایا سعید بن زید پرور و گار

کے دوستو نہیں سے ہیں۔ اور عبد الرحمن بن عوف

پرور و گار کے تاجرون میں سے ہیں اور ابو

عبیدہ بن جراح خدا کے امین ہیں۔

اور ہرنی کے لیے بھید کے جاننے والے

تھے اور میرے بھید کے جاننے والے

ساویہ ہیں۔ پس جو محبت رکھے گا ان لوگوں کے

بیشک نجات پاویگا۔ اور جو اسے بغض رکھے گا

بیشک ہلاک ہوگا۔

حال عشرہ مبشرہ کا

انہیں سے ایک طلحہ بن جنکی کنیت ابو محمد ہے
 اور انکی مان کا نام صفیہ ہے وہ مسلمان تھیں۔
 لقب طلحہ کا طلحہ النخیر اور طلحہ الجود اور طلحہ الصیاض
 ہے۔ محب طبری نے کہا کہ طلحہ شہید ہوئے
 سلمہ سحر ہی میں۔

دوسرے زبیر ابن العوام بن کنیت انکی ابو عبد اللہ
 ہے۔ اور انکی مان کا نام صفیہ بنت عبد المطلب ہے
 جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہو بھی تھیں
 جب زبیر اسلام لائے اسوقت انکی عمر سولہ سال
 کی تھی اور بعضوں نے کہا اٹھارہ سال کی۔

پہلے اسلام میں جہاد کے لیے جسے تلوار پہنچی
 و ذبیر بن - ذبیر شہید ہوئے ۳۳ھ میں قشت
 عراق کی ۶۷ سال کی تھی۔

یسرے عبد الرحمن بن عوف بن - انکا نام
 جاہلیت میں عبد الکعبہ تھا اور لغضون نے کہا عبد الحار
 اور لغضون نے عبد عمرو کہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد
 الرحمن رکھا۔ ساٹھ سال انکے جاہلیت میں
 گزرے اور ساٹھ سال اسلام میں۔ عبد الرحمن
 ابن عوف کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نماز پڑھی ہے۔ اور روایت کی انہوں نے
 ۶۵ حدیثوں کی۔ اور انتقال ہوا انکا ۱۱ھ میں

نزدیک المجالس میں لکھا ہے کہ وہ پچتر سال کے
تھے مگر حساب کرنے سے ایک سو بیس سال کی
عمر ہوتی ہے۔ فافہم۔

چوتھے سعد بن ابی وقاص بن کنیت انکی ابو احق
ہے اور انکے دونوں بہائی عامر اور عمیر مسلمان
تھے۔

جب سعد اسلام سے مشرف ہوئے اُس وقت
عمر انکی سترہ سال کی تھی اور ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ سعد بن ابی وقاص ہزار سوار کے مقابلہ میں
تھے انتقال ہوا انکا عقیقہ میں جو مدینہ منورہ سے
دس میل ہے۔ اور عمر انکی ساٹھ سال کی تھی۔

انتقال ہوا انکا ۵۵ھ میں اور روایت کی انہوں نے
دوسرے حدیثوں کی۔

پانچویں سعید بن زید بن کنیت انکی ابو العاد تھی۔
انتقال فرمایا سعید نے عقیقہ میں اور دفن ہوئے
مدینہ منورہ میں ۸۵ھ میں اور روایت کی انہوں نے
اڑتالیس حدیثوں کی۔

چھٹیں ابو عبیدہ بن جراح ہیں نام انکا جاہلیت اور
اسلام میں عام تھا۔ اور ابو عبیدہ کنیت انکی تھی۔
انتقال ہوا انکا حضرت عمر کی خلافت میں ۸۶ھ میں۔
اور اس وقت عمر انکی اٹھاون سال کی تھی۔ اور عشرہ مشہور
کے چار صحابیوں کا حال اوپر مذکور ہوا وہ حضرت ابو بکر
مدین اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی

رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

حال حمزہ و عباس رضی اللہ عنہما کا

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سال بڑی تھے اور شرح مہذب میں لکھا ہے کہ دو سال یا تین سال بڑے تھے۔ انتقال فرمایا حضرت عباس نے ۳۲ھ میں اور شرح مہذب میں ہے کہ بعضوں نے لکھا کہ انتقال ہوا ۳۴ھ میں اس وقت وہ اٹھاسی سال کے تھے اور یقین میں دفن ہوئے۔ اور عباس بن مرداس بھی صحابہ تھے اور انکی ہی قبر یقین میں ہے۔

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور آپ کے رضاعی
 بھائی بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم کے بارہ چچا تھے۔ اسلام لائے حمزہ
 نبوت کے دوسرے سال اور شہید ہوئے جنگ
 احد میں ۳۱ھ میں یعنی ہجرت کے تیسرے ماہ
 بعد شہید ہوئے۔ اس وقت عمر انکی ۵۹ سال کی
 تھی۔ اور حمزہ بن عمر واسلمی بھی صحابی تھے۔

مختصر ذکر تعداد احادیث مرویہ از اہل اصحاب

سامرات بن بکے کہ ابو بکر صدیق نے روایت
 کی ۱۳۲ حدیثوں کی۔

اور روایت کی عمر بن خطاب نے ۵۳۲ حدیثوں کی۔
 اور عثمان بن عفان نے ۱۴۶ حدیثوں کی۔
 اور علی بن ابیطالب نے ۵۸۶ حدیثوں کی۔
 اور سعد بن ابی وقاص نے ۲۷۱ حدیثوں کی۔
 اور زبیر بن العوام نے ۳۸ حدیثوں کی۔
 اور طلحہ بن عبید اللہ نے ۳۸ حدیثوں کی۔
 اور ابو عبیدہ بن جراح نے ۱۴۱ حدیثوں کی۔
 اور عبد الرحمن بن عوف نے ۶۵ حدیثوں کی۔
 اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے ۴۸ حدیثوں کی۔

اور انس بن مالک نے ۲۲۸۶ حدیثوں کی۔
 اور عبد اللہ بن عباس نے ۱۶۶۰ حدیثوں کی۔

- اور اسامہ بن زید مولی رسول اللہ نے ۱۲۸ حدیثوں کی۔
 اور ثوبان مولی رسول اللہ نے ۱۲۸ حدیثوں کی۔
 اور ابو رافع مولی رسول اللہ نے ۴۸ حدیثوں کی۔
 اور سلمان فارسی نے ۴۰ حدیثوں کی۔
 اور عباس بن عبد المطلب نے ۳۵ حدیثوں کی۔
 اور عبد اللہ بن جعفر نے ۲۵ حدیثوں کی۔
 اور فضل بن عباس نے ۲۴ حدیثوں کی۔
 اور شعبہ مولی رسول اللہ نے ۱۴ حدیثوں کی۔
 اور حسن بن علی نے ۱۳ حدیثوں کی۔
 اور حسین بن علی نے ۸ حدیثوں کی۔
 اور سلمی مولی رسول اللہ نے ۷ حدیثوں کی۔
 اور زید بن حارثہ مولی رسول اللہ نے ۴ حدیثوں کی۔

- اور عبید مولیٰ رسول اللہ نے ۳ حدیثوں کی۔
 اور احمد مولیٰ رسول اللہ نے ۳ حدیثوں کی۔
 اور ابو سلمیٰ راعی رسول اللہ نے ۲ حدیثوں کی۔
 اور مہران مولیٰ رسول اللہ نے ۱ حدیث کی۔
 کینیا مولیٰ رسول اللہ نے ۱ حدیث کی۔
 اور ابوشایدہ مولیٰ رسول اللہ نے ۱ حدیث کی۔

- اور حضرت خدیجہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے ۱ حدیث کی۔
 اور حضرت حمزہ کی بیٹی رضی اللہ عنہا نے ۱ حدیث کی۔
 اور عقیل بن ابی طالب نے ۴ حدیثوں کی۔
 اور حضرت عائشہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے ۲۲۱ حدیثوں کی۔
 اور ام سلمہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے ۳۷۱ حدیثوں کی۔

حدیثوں کی	۷۶	میمونہ ام المؤمنینؓ نے
حدیثوں کی	۶۰	حفصہ ام المؤمنینؓ نے
حدیثوں کی	۴۶	ام ہانی بنت ابی طالبؓ نے
حدیثوں کی	۱۸	حضرت فاطمہ زہراءؓ نے
حدیثوں کی	۱۰	زینب بنت جحش ام المؤمنینؓ نے
حدیثوں کی	۱۱	ضباعہ بنت زبیرؓ نے
حدیثوں کی	۱۰	صفیہ ام المؤمنینؓ نے
حدیثوں کی	۱۷	جویریہ ام المؤمنینؓ نے
حدیثوں کی	۵	سودہ ام المؤمنینؓ نے
حدیثوں کی	۲	میمونہ بنت ابی لہبؓ نے

متفق علیہ نسب نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف
 ابن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب
 ابن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مضر کہ
 ابن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

حضرات عشرہ مبشرہ کا نسب بالاختصار

انلوگون کا نسب وہاں تک بیان کیا جاوے گا کہ جہاں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے انلوگون کا نسب
 ملتا ہے یعنی نسب صحابہ کا اوس نام تک ذکر کر کے اکتفا
 کیا جاوے گا کہ جس نام میں نسب مجتمع ہوگا۔ جیسے نام قصی کا
 ہے کہ عبدالرحمن بن عوف کا نسب اسی نام میں آنحضرت صلی
 علیہ وسلم کے نسب سے ملتا ہے۔ یعنی اوس نام میں اجتماع
 نسبین ہوتا ہے۔

جو لوگ کہ قریب النسب ہیں انکا ذکر بہتر ترتیب سے کیے بغیر
 دیکر سے کیا جاوے گا۔ اور سب سے زیادہ قریب النسب
 حضرت علیؑ ہیں۔

نسب حضرت علیؑ کا

علی بن ابیطالب عبد مناف بن عبد المطلب۔
 اور بعید النسب حضرت عثمانؓ ہیں۔

نسب حضرت عثمانؓ کا

عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس
 بن عبد مناف۔

اور ان سے بعید زہیر اور عبد الرحمنؓ ہیں۔

نسب زہیرؓ کا

زہیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی

نسب عبدالرحمن کا

عبدالرحمن بن عوف بن عبدعوف بن حارث بن
زہرہ بن قصی۔

اور ان دونوں بزرگواروں سے زیادہ بعید النسب
سعد بن ابی وقاص ہیں۔

نسب سعد بن ابی وقاص کا

سعد بن مالک بن امیہ بن عبد مناف بن کعب بن
زہرہ بن کلاب۔

اور ان سے بعید النسب زیادہ ابوبکر صدیق اور طلحہ

نسب ابوبکر صدیق کا

ابوبکر صدیق عتیق بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو

نسب طلحہ کا

طارق بن عبد اللہ بن عثمان بن عمرو - اور وہی
 کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن - اور اون
 دونوں بزرگواروں سے بعید النسب حضرت
 عمرو بن سعید بن -

نسب حضرت عمر کا

عمر بن خطاب بن نفیل -

نسب سعید کا

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل -

اور نفیل وہی عبد الغزی بن رباح عبد اللہ بن قحط

ابن زراع بن عدی بن کعب بن - اور ان سے

بعید النسب ابو عبیدہ بن -

نسب ابو عبیدہ کا

ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن الجراح بن کعب بن ضبۃ
ابن حارث بن فہر۔

نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا

آمنہ بنت وہب بن مساف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔

نسب آنحضرت کی رضاعی والدہ کا

اور وہ حلیمہ سعیدہ بنت ابی ذؤیب عبد اللہ بن حارث

ابن شیحہ بن جابر بن رامہ بن ناضر بن سعید بن بکیر بن

ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن حفصہ بن قیس بن

غیلان بن مضر بن رضی اللہ عنہما۔

نسب آنحضرت کی رضاعی والدہ کا

اور وہ حارث بن عبد الغزی بن رفاعہ بن فلان بن

ناصرہ بن سعید بن بکیر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ

بن حنفیہ بن قیس بن غیلان بن مضر۔

تحقیق بعض اصحابیہ و علمائے کرام

واضح ہو کہ اکثر اصحاب کرام و علمائے اعلام کینتوں کے ساتھ معروف و مشہور رہیں۔ اسلامی فقیر نے ان کے ناموں کو برائے توضیح یہاں پر ترجمہ المجالس سے نقل کر کے تحفہ ناظرین کیا۔

ابو ایوب انصاری کا نام خالد بن زید تھا۔ قبر انبی روم میں ہے۔
ابو بزرہ اسمی کا نام فضلہ تھا۔

ابو موسیٰ اشعری کا نام عبدالمد بن قیس تھا۔

ابو حنیفہ کا نام وہب بن عبد اللہ تھا۔

ابو جعفر کا نام افلح تھا جو حضرت عائشہؓ کی رضاعی چچا تھے۔

بو بکرہ کا نام نفیع تھا۔ بصرہ میں وہ مدفون ہیں۔

ابو الدرداء کا نام عموکیر بن مالک تھا۔ شرح مہذب میں
 لکھا ہے کہ ابو الدرداء فقیہ تھے۔ اور دمشق میں حضرت
 عثمان کی طرف سے قاضی تھے۔ انتقال ہوا ان کا ۳۲
 ابو ذر کا نام جذب بن جنادہ تھا۔

ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک تھا۔
 ابو طلحہ انصاری کا نام زید بن سہل تھا۔
 ابو قتادہ کا نام حارث تھا۔ بعضوں نے کہا نعمان تھا
 ابو لیث کا نام بلال تھا۔ بعضوں نے کہا داؤد تھا
 اور وہ جنگ بدر میں حاضر تھے۔ مہات میں لکھا ہے
 کہ نام اوں کا سنان تھا۔

ابو ہریرہ کا نام عبدالرحمن تھا اور بعضوں نے کہا عبد
 ابو ایمنہ کا نام صدی تھا۔ روایت کی انہوں نے

ایک سو پچاس حدیثوں کی -

ابو تراب بخشی کا نام عسکر تھا - شہر شب مین اونکا انتقال ہوا ۲۵ھ میں -

ابو زر عہ حافظ کا نام عبدالعبد بن عبدالکریم تھا -
ابو سلیمان وارانہ کا نام عبدالرحمن تھا - اونکا انتقال ہوا ۲۱ھ میں -

ابو یزید لبسطامی کا نام طیفور بن عیسیٰ تھا -
انتقال فرمایا انہوں نے ۲۱ھ میں -

ابو علی روزباری کا نام محمد بن احمد تھا - روز بار
ایک گاؤں ہی بغداد میں - انتقال ہوا ۲۳ھ میں -

ابو عبد الرحمن سلمیٰ کا نام حسین بن محمد تھا - انتقال
فرمایا انہوں نے ۲۲ھ میں -

امام ابو حنیفہ کا نام نعمان بن ثابت تھا۔ انتقال فرمایا
 انھوں نے بغداد میں ۱۵۰ھ میں۔ اور عمر اون کی
 اوس وقت ۹۰ سال کی تھی۔ بلا خلاف وہ تابعی ہیں۔
 جس جگہ آپ نے انتقال فرمایا اوس جگہ پر آپ نے
 چھ ہزار ختم قرآن شریف پڑھا۔ اور ایک روایت
 میں ہے کہ سات ہزار ختم پڑھے۔

امام مالک کا انتقال ہوا ۱۷۹ھ میں۔ موٹا
 شریف اون کی تصنیفات سے یادگار ہر اکثر دن
 نے اوسکو صحاح ستہ میں شمار کیا ہے۔

امام شافعی کا نام محمد بن ادریس ہے۔ پیدائش
 اون کی ۱۵۰ھ میں ہے اور وفات اون کی
 ۲۰۴ھ میں ہوئی عمر اون کی چوں سال کی تھی

امام احمد بن حنبل کا انتقال ہوا ۲۴۱ھ میں۔

امام بخاری کا نام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم تھا۔ بخاری کو بخاری سے ستر ہزار آدمیوں نے سنا۔ اور انکی مجلس میں بیس ہزار آدمی حاضر ہوتے تھے اور روایت کی اونسے ترمذی اور نسائی نے۔

محمد بن بشار نے (جو امام بخاری کے اُستاد ہیں)

کہا کہ حفاظ دنیا کے پار ہیں۔ نیشاپور میں مسلم

اور بخاری ہیں امام بخاری۔ اور رے میں ابو ذر عہ

حافظ۔ سمرقند میں دارمی یعنی عبد اللہ بن عبد الرحمن

امام مسلم بن الحجاج نیشاپوری کا انتقال ہوا

۲۴۱ھ میں۔

امام ترمذی کا نام محمد بن عیسیٰ تھا۔ انکا انتقال ہوا ۲۵۵ھ میں

امام نسائی کا نام احمد بن شعیب ہوا اور انکا انتقال ہوا
۲۷۵ھ میں۔

ابو داؤد کا نام سلیمان بن ابراہیم کا انتقال ہوا ۲۷۵ھ میں۔

ابن ماجہ کا نام محمد بن یزید ہوا اور انکا انتقال ہوا ۲۹۳ھ میں۔

طبرانی کا نام سلیمان بن احمد ہے آؤں کے ہزار

اوستا دے تھے۔ طبرانی منسوب ہی طبریہ کی طرف

جو ایک گاؤں بلا و صفد میں ہے۔ شہر اصفہان میں

اور انکا انتقال ہوا ۳۲۰ھ میں۔

پژار کا نام احمد بن عمرو ہے۔ رملہ میں اور انکا انتقال ہوا

۳۹۲ھ میں۔

ابن ابی الدیہ محدث کا نام عبد الدین محمد تھا اور انکا

انتقال ہوا ۳۸۰ھ میں۔

بیستمی محدث کا نام احمد بن حسین ہے اور انکا انتقال
ہوا ۱۱۵۲ھ میں۔

ماورومی کا نام علی بن محمد ہے اور انکا انتقال ہوا ۱۱۵۳ھ میں
ابو منصور بغدادی استا و کا نام عبدالقادر بن
طاہر تھا۔ انکا انتقال ہوا ۱۱۵۴ھ میں۔

خطابی کا نام احمد ہے اور انکا انتقال ہوا ۱۱۵۵ھ میں
امام قشیری کا نام عبدالکریم ہے اور انکا انتقال
ہوا ۱۱۵۶ھ میں۔

وارقطنی کا نام علی ہے بغدادی میں انکا انتقال
ہوا ۱۱۵۷ھ میں۔

بعوی مفسر کا نام حسین ابن مسعود ہے اور انکا
انتقال ہوا ۱۱۵۸ھ میں۔

قاسمی ابو الطیب کا نام طاہر بن عبد اللہ ہے
 اور ان کا انتقال ہوا ۵۸۵ھ میں ان کی عمر اکیسودو سال
 کی تھی۔

امام غزالی کا نام محمد بن محمد بن محمد ہے اور ان کا
 انتقال ہوا ۵۰۵ھ میں۔

محب طبری کا نام احمد بن عبد اللہ اور ان کا انتقال
 ہوا ۵۷۶ھ میں۔

امام رافعی کا نام عبد الکریم بن محمد ہے اور ان کا
 انتقال ہوا ۲۲۳ھ میں۔

امام رازی کا نام محمد بن عمرو ہے۔ رازی
 منسوب ہے رے کی طرف جیسے بغوی
 منسوب ہے بغشور کی طرف اور ان کا انتقال ہوا ۴۰۶ھ میں

ابن صلاح کا نام عثمان بن عبد الرحمن ہے
 انہوں نے کہا کہ کوئی گناہ صغیرہ میں نے اپنی
 عمر میں نہ کی۔ اور انکا انتقال ہوا ۴۲۲ھ میں۔
 ابن عبد السلام کا نام عبد العزیز تھا اور انکا
 انتقال ہوا ۴۰۶ھ میں۔

امام نووی کا نام یحییٰ تھا اور انکا انتقال ہوا ۶۸۰ھ میں۔
 سہروردی کا نام عمر بن محمد ہے عوارف
 المعارف علم تصوف میں اور انکی یادگار ہے۔
 اور انکا انتقال ہوا ۶۳۲ھ میں۔

امام قرطبی کا نام محمد بن احمد ہے۔ اور انکا
 انتقال ہوا ۶۸۱ھ میں۔

ابن رقبہ کا نام احمد بن محمد ہے اور انکا انتقال

ہوا کے مین

امام سبکی کا نام علی بن عبد الکافی ہے اور ان کا انتقال ہوا ۵۶۱ھ میں۔

اسٹومی کا نام عبد الرحیم ہے اور کا انتقال
ہوا ۱۷۷۷ء میں۔

آٹام یا فنی کا نام عبد اللہ ہے کہ میں اونکا
انتقال ہوا ۶۸ھ میں۔

اصفونی کا نام عبد الرحمن ہے اور کا انتقال
ہوا ۱۱۵۷ھ میں۔

واقفینی کا نام عمر بن رسول ہے اور کا انتقال
ہوا ۸۰ھ میں۔

دوسری کا نام محمد بن موسیٰ ہے اور کا انتقال

ہوا ششہرین۔

حصنی کا نام ابوبکر بن ابی اوزکا انتقال ہوا ششہرین
والد اعظم بالصواب والیہ المرجع والمآب

سطرے چند از کاتب سطور ابوالشہر۔
صانہ الدتعالی عن الضرر والخطر۔

یہ رسالہ موسوم بہ لب التواریخ جسکی کتابت
ابجی ابی میرے قلم سے اختتام کو پہنچی۔
ایک دلپسند چھوٹا سا تواریخی رسالہ جسکی
بنامقبر مشہر کتابوں کی مضبوط روایتوں سے
مستحکم کی گئی۔ باوجود اختصار کے یہ رسالہ

جمیع انبیاء علیہم السلام کے احوال کو حاوی و
 محیط ہے۔ الحق ہمارے محب۔ نوجوان
 مولف۔ مولوی حافظ عبدالاول نے اپنی تھوری
 سی محنت اور وقت صرف کر کے اس رسالہ کو
 تیار کیا جو ہمیشہ ایک یادگار رہے گا۔ خداوند تعالیٰ
 مولف کو جزا اور مولف کو مقبولیت۔ کاتب کو اجر
 ناظرین کو منفعت عطا فرمائے آمین ثم آمین
 ماہ صفر ۱۳۰۹ھ

خاتمة الطبع

المحمد والمنة کتاب ہذا مطبع اعظم المطابع جونپور
 میں حسب حکم جناب مولوی محمد محسن صاحب
 مالک مطبع کے ماہ ربیع الاول ۱۳۰۹ھ میں چھاپی گئی